إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار — فی پرچہ ۱ر

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے دسمبر ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۳۳	مورخہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بعد واپسی از شملہ علیل چلی آرہی ہے۔ ۱۷ اکتوبر کو کھانسی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اور حرارت بھی تیز ہوگئی۔ آج [illegible] دونوں عارضوں میں کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ [illegible] تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو ابھی کوئی صحت حاصل نہیں ہوئی۔ [illegible]

[illegible]

بلاد خارجیہ میں تبلیغ اسلام

مغربی افریقہ میں تبلیغی کوششیں!

آج کل ہندوستان میں جو ہندوؤں نے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اور یاران وطن نے جو مار دینے یا مر جانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اس کے متعلق چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات برادران وطن کی راہنمائی کیلئے [illegible] چھپتی رہتی ہیں۔ اور اس طرح الفضل کے کالم پہلے کی طرح زیادہ جگہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے میں نہایت اختصار سے [illegible] رپورٹ عرض کر دیتا ہوں۔

گذشتہ رپورٹ کے وقت سے [illegible]

[illegible] کی بیعت کر چکے ہیں۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں وقتاً فوقتاً بھیجدئے جاتے رہے ہیں۔

مبلغین کلاس

اس سے قبل خاکسار مردوں اور عورتوں میں درس دیتا تھا۔ اور بذریعہ ڈاک بھی قرآن و حدیث کے اسباق دیتا تھا۔ جو ابھی تک جاری ہیں۔ مگر اب ایک نئی کلاس مبلغین کی کھولی گئی ہے جس میں فی الحال تین طالب العلم ہیں۔ ایک سال ان کی تعلیم کی میعاد رکھی ہے۔ ایک مہینہ سے یہ کلاس کھلی ہے۔ امید ہے کہ یہ جلدی ترقی کریگی۔ اور موٹے موٹے اصول کی باتیں اور بعض دیگر ایسے امور سکھائے جائینگے۔ جو عام طور پر تبلیغ اور جماعت کی تربیت کے لئے مفید ہیں۔ اور یہ پاس شدہ طالب العلم تبلیغ کے کام پر متعین کئے جائیں گے۔

اکرا میں لیکچر

اکرا اس کالونی کا دار الخلافہ ہے۔ وہاں مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد رہتی ہے جو کثرت ان میں سے دیگر صوبہ جات کے باشندے ہیں۔ اور دینی حالت ان کی میں سمجھتا ہوں گولڈ کوسٹ کے سارے باشندوں سے زیادہ گری ہوئی ہے۔ مگر پھر بھی ملک کے دار الخلافہ میں

چونکہ رہتے ہیں۔ قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند نوجوان جو سکولوں میں ہو آئے ہیں۔ اور اب نئی روشنی کی اتباع کی فکر میں ہیں۔ انہوں نے ایک انجمن بنا رکھی ہے۔ جس کا اتنا فائدہ ضرور ہے۔ کہ کبھی کبھی مسلمان آپس میں مل کر اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی ملاقات انہیں نصیب ہو جاتی ہے۔ جو گواصل ٹھکانا اُس کا مسجدیں ہیں۔ مگر مسجد دین میں تو یہ جاتے نہیں۔ جولائی میں عاجز کو ایک ایسی جا نیکا اتفاق ہوا اس انجمن کے سیکرٹری صاحب میرے ملاقاتی تھے۔ اُن کی معرفت میں نے ایک لیکچر دیا۔ جس میں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے لائے ہوئے پیغام کی طرف انہیں توجہ دلاتے ہوئے اس امر کی ضرورت محسوس کرائی۔ کہ اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ اول وہ خود دین کی تعلیم سے آگاہ ہوں پھر دوسروں کے اندر تبلیغ کریں۔ چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ میری تجاویز پر عمل کرنے کے متعلق فیصلہ کر کے جلدی ہی میرے ساتھ تعاون کرنے کے لئے مجھے پھر دعوت دینگے۔ تاکہ عملی کارروائی کی جا سکے + خاکسار فضل الرحمن حکیم عفاعنہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب جزیرہ سیلون میں

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ سیلون کی پرانی خواہش آج خدا کے فضل اور حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفقت اور توجہ سے پوری ہوئی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحب آج صبح وارد کولمبو ہوئے۔ چونکہ یہاں کے اخبارات میں آپکی تشریف آوری کی خبر پہلے سے شائع ہو چکی تھی۔ اس واسطے اسٹیشن پر دیگر مذاہب و ملت کے شائقین کا ایک جم غفیر آپ کی زیارت کے واسطے موجود تھا۔ جس کے متعلق پولیس کا انتظام بھی کافی تھا۔ پلیٹ فارم پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک انگریزی ایڈریس جماعت کے سکرٹری حبیب اللہ خاں صاحب نے پڑھا۔ جس کے جواب میں اختصاراً حضرت مفتی صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے جس کام کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ جو میں نے یورپ اور امریکہ میں کیا۔ اس میں میری لیاقت اور کوشش کا دخل نہ تھا۔ وہ محض خدا تعالےٰ کے فضل اور غریب نوازی کا نتیجہ تھا۔ ہاں میں اہل اسلام کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ تبلیغ ہی مسلمانوں کا فرض ہے۔ ابتدا میں بھی تبلیغ ہی کے ذریعہ مسلمانوں کو عروج حاصل ہوا۔ اور آئندہ بھی جب کبھی ہوگا۔ اسی سے ہوگا۔ کے ایم حسن۔ اے۔ ایم عبد الرحمن صاحب۔ اے۔ ایل۔ ایم محی الدین صاحب اور دیگر احمدی احباب کئی اسٹیشن کا سفر کر کے اور رات وہاں رہ کر صبح کی ٹرین میں حضرت مفتی صاحب سے ملے۔ اور ایک احمدی دوست راستہ میں اپنے گاؤں سے جو ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ سفر کر کے ریل کے اسٹیشن پر مفتی صاحب سے ملنے آئے۔ ان کا نام اے۔ ایم سید احمد ہے۔ ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا۔ شہر کولمبو میں آپ کو جلوس میں لے جایا گیا۔ انجمن کولمبو کے مکان میں چند منٹ ٹھہرنے کے بعد آپ مسٹر ایم جی لائی۔ احمدی کے مکان میں تشریف لائے۔ جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا ہے۔ دور دور سے غیر احمدی معززین آپ کی زیارت و ملاقات کے واسطے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ اور آپ کے کلمات سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ بعض اصحاب انشی نوسے میل کا سفر کر کے تشریف لائے۔ جو پادری یہاں آئے ہوئے تھے۔ وہ پہلے ہی بھاگ چکے ہیں۔ ان کے اثر کو زائل کرنے کے واسطے تائید اسلام و صداقت احمدیت پر لیکچروں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جن کے سننے کے سب لوگ مشتاق ہیں۔ پہلا لیکچر انشاء اللہ شہر کے پبلک ہال میں ۱۵ اکتوبر کو پیام اسلام کے مضمون پر ہوگا۔ تمام لیکچر انگریزی میں ہوں گے۔ حسن اتفاق سے چوہدری عبد الحمید صاحب احمدی بھی امریکہ سے آج ہی یہاں سیلون پہنچے۔ اور ہمارے واسطے مزید خوشی کا موجب ہوئے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ ان کا بھی لیکچر کرایا جائیگا۔ خاکسار اے۔ بی محمد ابراہیم امام نماز جماعت احمدیہ سیلون۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ سکندرآباد کا چندہ خاص

میں نے احمدیہ گزٹ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء میں ان جماعتوں کی فہرست شائع کی تھی۔ جن کا چندہ خاص ۱۹۲۷ء خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء تک موصول ہو گیا تھا۔ اس فہرست میں جماعت سکندرآباد دکن کا نام اشاعت سے رہ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی ان کی ماہوار آمدنی دو ہزار دو روپیہ (۲۰۰۲) سکہ عثمانیہ یعنی حیدرآبادی سکہ میں تھی۔ جس پر ان کا وعدہ ۹۰۱/ سکہ عثمانیہ میں تھا۔ اور اس رقم میں جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کا وعدہ بجائے چالیس فی صدی کے پچاس فی صدی تھا۔ پس ان کی رقم سکہ عثمانیہ میں کم از کم چالیس فی صدی کے حساب سے زائد ہوتی ہے۔ جو بصورت سکہ انگریزی ۶۸۵/- روپیہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء تک داخل خزانہ بیت المال ہو چکے ہیں۔ اور عثمانیہ سکہ ۸۰۱/- کی بھی انگریزی سکہ میں ۶۸۵/- تعداد ہوتی ہے۔ میں ان کا وعدہ سکہ انگریزی میں سمجھتا رہا۔ اس لئے مغالطہ ہوا۔ اور ان کا نام اشاعت سے رہ گیا۔ لہٰذا اب معذرت کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت سکندرآباد دکن کا وعدہ بھی ٹھیک ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء تک ایفا ہو گیا تھا۔ ویسے بھی جماعت سکندرآباد اپنے چندوں کی وصولی میں نہایت باقاعدہ جماعت ہے۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء (عبد المغنی ناظر بیت المال)

درخواست دعا

مولوی ابراہیم صاحب کی لڑکی جو امسال مدرسہ خواتین میں اول رہی۔ بیس یوم سے سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

۲۔ خاکسار کا لڑکا عزیز الطاف محمد بعمر چار سال عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں مشکور ہونگا۔ خاکسار محمد افضل ریٹائرڈ ڈاک انسپکٹر بہاولپور

۳۔ تمام دوست خاکسار کیلئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو فلاح دارین نصیب فرما کر اولاد نرینہ و صالحہ عطا فرماوے۔ خاکسار محمد ابراہیم سب پوسٹ ماسٹر نوشہرہ

۴۔ میری ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ تمام احمدی احباب سے بذریعہ اخبار الفضل دعا کی درخواست ہے۔

راجہ غلام محمد خاں چک ایمرج کشمیر

اعلان نکاح

حافظ روشن علی صاحب نے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر چوہدری غلام محمد خاں صاحب گرداور ہل پور متوطن بیگلا نہ ضلع ہوشیارپور کا نکاح چوہدری غلام محمد خاں ماسٹر سکنہ گڑھ شنکر کی لڑکی مسماۃ انوری بیگم سے بعوض ۱۱۱ روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

۲۔ ۷ اکتوبر کو سلیمہ بیگم بنت جان محمد صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح محمد شفیع صاحب ساکن ڈنڈ بر رکھ ورڑیاں سے پانسو روپے مہر پر حافظ روشن علی صاحب نے مسجد نور میں پڑھایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ احقر العباد جان محمد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

۸۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء ابراہیم ولد غازی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ حاکم بی بی بنت نبی بخش ساکن بیجو والی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ مولوی اکبر علی صاحب سیکرٹری احمدیہ جماعت داتا زید کا نے پڑھا پچاس روپے مہر مقرر ہوا۔ خاکسار ہدایت اللہ احمدی ساکن داتا زید کا

اب ضرورت نہیں!

محضر نامہ پر دستخطوں کی تعداد پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے اب مزید دستخط کرانے کی ضرورت نہیں۔ احباب [illegible]

[illegible] سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء

حزم و احتیاط کے لمحے

اس میں تو شک نہیں۔ کہ ہندو پے بہ پے مسلمانوں کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ ان کی لگائی ہوئی ایک آگ ابھی بجھتی نہیں۔ کہ نیا شعلہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ ان کا پیدا کیا ہوا ایک فتنہ ابھی دبتا نہیں۔ کہ دوسرا کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ راجپال کی ناپاک کتاب کا چرکا ابھی مسلمانوں کے دلوں پر تازہ ہی تھا۔ کہ "ورتمان" کا گولہ آگرا۔ اس پر مسلمان چیخ و پکار کر ہی رہے تھے۔ کہ "پرتاپ" نے ایک نہایت شر انگیز مضمون شائع کرکے مسلمانوں کے لئے اضطراب اور بے چینی پیدا کر دی۔ یہ زخم ابھی تازہ ہی تھا۔ کہ راجپال کی کتاب کو ہندی کا لباس پہنا کر ہندوستان کے طول و عرض میں بڑی کثرت سے پھیلا دیا گیا اسی طرح "بلیدان چترا ولی" نامی کتاب راجپال نے شائع کی غرض ہندوؤں کیطرف سے شر انگیز لٹریچر کا ایک سلسلہ ہے۔ جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ایک رو ہے جو تھمنے میں نہیں آتی۔ اور مسلمانوں کی دل آزاری کے نت نئے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ کہاں کی عقلمندی اور دور اندیشی ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کی اشتعال انگیزیوں کا شکار ہو کر اپنے لئے آپ مصیبت اور ہلاکت کے سامان پیدا کرنے شروع کر دیں۔ اور حکومت وقت کے قانون کے پنجے میں آکر نہ صرف ساری قوم کے ماتھے پر بدنامی کا ٹیکہ لگانے لگ جائیں۔ اور مظلوم ہوتے ہوئے حکام بالائے کو بھی اپنے خلاف کر لیں +

یہ پچھلے دنوں لڑائی فساد کے جو دو تین واقعات ہوئے ہیں اور جن میں ہندو زخمی پائے گئے ہیں۔ ان میں ماخوذ ہونے والے اشخاص اگرچہ نہایت ادنےٰ درجہ کے اور اپنے کیرکٹر کے لحاظ سے قطعاً ناقابل التفات ہیں۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے سے نام رکھنے کیوجہ سے تمام مسلمانوں کے لئے بدنامی کا باعث ہوئے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ مسلمانوں نے ان سے کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ ان سے کسی طرح کا تعلق ظاہر کیا ہے لیکن پھر بھی ہندو تمام مسلمانوں کو ملزم ٹھہرا رہے ہیں۔ اور نہ صرف مسلمانوں کو ملزم ٹھہرا رہے ہیں۔ بلکہ بڑے بڑے ہندو لیڈر اور رہنما اسلام کے خلاف اپنی زبان طعن دراز کر رہے ہیں۔ یہ ان کی صریح زیادتی ہے۔ کیونکہ کسی فرد کی بے جا حرکت کا کوئی مذہب ذمہ وار نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس طرح اسلام کو بدنام کیا جا سکتا ہے۔ تو پھر ہندو دھرم بھی غلط کار اور مجرم ہندوؤں کیوجہ سے اسیطرح زیر الزام آئے گا۔ جس طرح اسلام پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس ان افراد کی نادانی اور جہالت پر ہے۔ جو اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے اسلام جیسے پاک اور امن بخش مذہب کے خلاف ہندوؤں کے لئے اعتراض کرنے کا موقعہ پیدا کرتے ہیں +

کچھ تو عقل و فکر سے کام لے کر سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ ہندو جو بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف بالکل غلط اور جھوٹے الزامات لگاتے ہوئے نہیں شرماتے۔ جو اسلام کی ہر خوبی کو برائی قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہیں ایسے مواقع مل جانا جن میں قانون وقت کے رو سے مسلمان کہلانے والوں پر جرم ثابت ہو جائے۔ اور وہ جرم ہندوؤں کے خلاف سرزد ہوا ہو۔ اس سے وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کسقدر بے ہودہ سرائی کرینگے۔ اور ان کے بغض و عداوت میں کتنا اضافہ ہو جائیگا +

ہر ایک مسلمان کو کام وہ کرنا چاہیئے۔ جس سے اسلام کو اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچے۔ نہ یہ کہ ان کا نقصان ہو۔ اگر کوئی شخص نادانی سے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا اور اسلام کیلئے بدنامی کا موجب بنتا۔ اور مسلمانوں کے مذہبی و سیاسی فوائد کو نقصان پہنچاتا ہے۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ وہ نہ صرف دنیوی حکومت کے زیر عتاب آئیگا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی سخت قابل مواخذہ ہوگا۔ یہ کہاں کی بہادری اور کیسی جوانمردی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں سے لڑائی جھگڑے پیدا کر کے اور زور آزمائی کا غلط مظاہرہ کر کے ایک طرف تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا جائے۔ اور دوسری طرف اسلام کو بدنام کیا جائے۔ اسلام قطعاً اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ مذہبی معاملات میں کسی قسم کا جبر و تشدد کام میں لایا جائے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے۔ یا اس قدر احتیاط سے کام نہیں لیتا۔ کہ اس کی طرف تشدد منسوب نہ ہو سکے۔ اور قانون اور پبلک کی نگاہ میں مجرم قرار دیا جا سکے۔ تو وہ سُن لے اور خوب اچھی طرح سُن لے اسلام اس کے ایسے فعل سے بیزار ہے۔ اور مسلمان اس سے متنفر۔ اور اپنے کئے کا وہ آپ ذمہ وار ہے۔ اور اسلام کے رو سے بھی قابل تعزیر +

پس ہندوؤں کیطرف سے خواہ اشتعال کے کس قدر ہی اسباب مہیا کئے جائیں۔ اور وہ اس فعل شنیعہ میں کتنے ہی بڑھ جائیں۔ کسی مسلمان کیلئے قطعاً جائز نہیں۔ کہ لڑائی جھگڑے میں حصہ لے اور نہ صرف اپنے لئے ہلاکت کے سامان مہیا کرے۔ بلکہ تمام مسلمانوں کو بدنام کرے۔ ایسے حالات میں جیسے کہ آج کل ہندوؤں نے پیدا کر دئے ہیں۔ نہایت حزم اور احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور فتنہ و فساد کے تمام مواقع سے پوری کوشش کے ساتھ بچنا چاہیئے

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ابھی تک اپنی تنظیم کیطرف توجہ نہیں کی۔ جس کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کئی بار توجہ دلا چکے ہیں۔ اگر ہر جگہ کے مسلمان پورے طور پر منظم ہوں۔ تو وہ بڑی آسانی کے ساتھ ہر طبقہ کے مسلمانوں کو ایسے خطرات سے ... آگاہ کر سکتے ہیں۔ جن میں وہ اکثر دفعہ مبتلا ہوئے ہیں۔ اور ان کے جوش بہترین کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔ ابھی وقت ہے۔ کہ ذمہ دار اصحاب اس طرف متوجہ ہوں اور ان خطرناک لمحوں میں حزم و احتیاط سے رہنے کی تلقین کریں

تعلقات کی کشیدگی اور فساد کے خطرہ کے وقت جس قسم کی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی ایک مثال ہم پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ قادیان کے ہندوؤں نے بیرونی انگیخت کیوجہ سے ایسا رویہ اختیار کیا۔ جس سے بدامنی پیدا ہو سکتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بعض احمدیوں پر بہت زیادتی بھی کی۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود خدا کے فضل سے قادیان میں احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ہونے کے اپنی جماعت کے تمام لوگوں کو یہ حکم دیدیا۔ کہ کوئی احمدی اس بازار میں سے نہ گذرے جہاں ہندوؤں کی دوکانیں ہیں۔ تاکہ ہندوؤں کو فساد کرنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ اس طرح اگرچہ ایک شارع عام عرصہ تک احمدیوں کیلئے بالکل بند رہی۔ مگر اس وجہ سے ہندوؤں کے تمام منصوبے [illegible] میں مل گئے۔ اور وہ کوئی فتنہ کھڑا نہ کر سکے +

پس جہاں بھی خطرہ کا احتمال ہو۔ وہاں ہر طرح پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور جھگڑا فساد کے مواقع سے قطعاً بچنا چاہیئے۔ مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان اپنی تنظیم کریں۔ اور ہر جگہ اس قسم کی انجمنیں قائم کی جائیں۔ جیسی حضرت امام جماعت احمدیہ نے تجویز فرمائی ہیں۔ ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی کمزوری اور بیکسی پہلے ہی حد سے گذر چکی ہے۔ اب اگر انہوں نے فسادات سے اپنے آپ کو محفوظ نہ رکھا۔ اور احتیاط کا پہلو اختیار نہ کیا۔ تو یہ ان کی تباہی کو بالکل مکمل کر دینے والی بات ہوگی۔ کیونکہ حکام بھی ان سے بدظن ہو جائینگے۔ اور عدالتیں انہیں پیس ڈالیں گی +

اس وقت ضرورت اسبات کی ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کی اشتعال انگیزیوں کو صبر اور خموشی سے برداشت کریں۔ اور ایسی باتوں کیطرف متوجہ ہی نہ ہوں۔ اپنی تمام طاقت اور کوشش مذہبی اور تمدنی حالت کو مضبوط بنانے میں لگا دیں۔ جس سے ہندو طرح طرح کے حیلوں اور فتنوں سے مسلمانوں کو باز رکھنا چاہتے ہیں؟

سازش ثابت کرنے کا مطالبہ

ہندو اخبار اور ہندو لیڈر کئی ماہ سے متواتر یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے خلاف کوئی بہت بڑی سازش تقتل ہے۔ جس کا گورنمنٹ کو پتہ لگانا چاہیئے۔ اور اس میں شریک ہونے والے لوگوں کو سزا دینی چاہیئے۔ جب بھی کوئی لڑائی جھگڑا ہوتا ہے۔ ہندوؤں کیطرف سے سب سے پہلی آواز یہی بلند ہوتی ہے۔ کہ یہ سازش کا خریدی ثبوت ہے۔ گورنمنٹ کو اب تو سازش کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور حال میں تو بڑے بڑے ہندو لیڈروں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی خدمت میں باریابی حاصل کر کے سازش کے متعلق بہت کچھ کہہ سُن بھی لیا ہے۔

چونکہ ہندوؤں کے دلوں میں "سازش" کا وجود روز بروز زیادہ پختگی اختیار کر رہا ہے۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں کے خلاف ان کی کشیدگی اور رنجش یوماً فیوماً بڑھ رہی ہے۔ اس لئے ملک میں قیام امن کے متعلق اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے ہم بھی ان کے اس مطالبہ کی تائید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ضرور سازش کا پتہ لگائے۔ اور جو لوگ مجرم ثابت ہوں۔ انہیں سخت سے سخت سزا دے۔ اگر فی الواقعہ کوئی اس قسم کی سازش ثابت ہو جائے۔ جو ہندو بتاتے ہیں۔ تو کوئی امن پسند انسان ایک لمحہ کیلئے بھی گوارا نہ کریگا۔ کہ گورنمنٹ اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی نہ کرے ملک کا امن نہایت قیمتی چیز ہے۔ جو لوگ اسے برباد کرنے کی سازش کریں۔ اور لوگوں کے دلوں میں اپنے افعال شنیعہ سے خوف و ہراس پیدا کرنے کے مرتکب ہوں۔ وہ بہت بڑے مجرم ہیں۔ اور ہر سزا کے لائق +

پس ہم بھی ہندوؤں کے اس مطالبہ میں پورے طور پر شریک ہیں۔ جو سازش کا سراغ لگانے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ جلد سے جلد اس طرف توجہ کرے +

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر گورنمنٹ باوجود اپنے نہایت وسیع ذرائع معلومات کے اور اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے ہندوؤں کے قتل کی سازش کا کوئی وجود معلوم نہ کر سکے۔ اور اس خیال کو بالکل بے بنیاد پائے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ جو لوگ سازش سازش کا شور مچا کر ایک طرف تو عام ہندوؤں میں اضطراب اور بے چینی پیدا کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے دلوں میں بغض اور عداوت بڑھا رہے ہیں۔ انہیں اس فتنہ انگیزی سے پوری قوت کے ساتھ روکے۔ تاکہ ان کے بیجا شور و شر سے ملک کا امن برباد نہ ہو۔ اور ہندوؤں کے دل مسلمانوں کے متعلق بغض و عداوت کے زہر سے بھرے نہ رہیں +

کیا یہ سازش نہیں

ہندو لڑائی فساد کے اکے دکے واقعات کی بنا پر تمام مسلمانوں پر تو ہندوؤں کے قتل کی سازش کا الزام لگا رہے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں نے ایسے واقعات کے متعلق کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ کوئی دلچسپی لی ہے۔ لیکن ہندو یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ان کی طرف سے مسلمانوں کے مشتعل دلانے کی جو مسلسل کارروائی شروع ہے۔ وہ صحیح معنوں میں سازش کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ ایک فتنہ ابھی دبنا نہیں۔ کہ دوسرا کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر ساری کی ساری ہندو قوم اس فتنہ کے پھیلانے اور فتنہ انگیز کی حمایت کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ راجپال کے رسالہ کے متعلق ہی دیکھ لو جسٹس دلیپ سنگھ جس نے راجپال کو بری کر دیا۔ اس نے بھی اس کی کتاب کو نہایت دلآزار اور فتنہ انگیز قرار دیا۔ لیکن ہندوؤں نے اول تو پنجاب ہی میں اسے نہایت کثیر تعداد میں دوبارہ شایع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن گورنمنٹ کی بروقت ہوشیاری اور فرض شناسی نے ناکام کر کے یو۔ پی میں ہندی کا لباس پہنا کر شایع کر دیا گیا اور ہر جگہ ہزاروں کی تعداد میں ہندوؤں نے اس کی اشاعت کی اور اسوقت تک اس سے باز نہ آئے۔ جب تک گورنمنٹ نے اسے ضبط نہ کر لیا +

اب غور کیجئے۔ ایسی ناپاک کتاب جسے جسٹس دلیپ سنگھ کے سے انسان نے بھی مسلمانوں کیلئے نہایت دلآزار قرار دیا۔ اور جس نے مسلمانوں میں بے حد غم و غصہ کے جذبات پیدا کر دئے اسے اصرار کے ساتھ دوبارہ شایع کرنا اور خاص انتظام کے ساتھ ہر جگہ پھیلانا ہر مقام کے ہندوؤں کا اس کی اشاعت میں حصہ لینا اور کسی ہندو کا بھی اس کے خلاف نفرت کا اظہار نہ کرنا۔ اور اس شرانگیزی کے متعلق آواز نہ اٹھانا۔ کیا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ ایسے تمام ہندو راجپال کی ناپاک کتاب کی اشاعت میں خود راجپال بن گئے۔ اور انہوں نے وہی ناپاک فعل کیا۔ جو راجپال نے کیا تھا

اگر یہ کارروائی کسی خاص انتظام کے ماتحت نہیں کیگئی۔ تو بتایا جائے۔ اس قدر اہتمام کے ساتھ اور ایسے حالات میں جبکہ مسلمان اس کے چرکوں سے پہلے ہی مجروح ہونے کی وجہ سے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ اس کی اشاعت سے اور کیا بات مقصود تھی۔ کیا صرف مسلمانوں کی دلآزاری نہ تھی۔

غرض اس قسم کی کارروائیوں کا ایک سلسلہ اور ان کی پشت و پناہ میں ہندوؤں کو کھڑا دیکھ کر نہیں۔ بلکہ ان میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے پا کر کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی دلآزاری کر کے انہیں مشتعل کرنے اور ہر طرف سے مبتلائے مصائب بنانے والے واقعات اتفاقیہ نہیں ہو رہے۔ بلکہ ان کے پس پردہ کوئی اور طاقت و قوت ہے۔ جو اپنے زیر انتظام سب کچھ کرا رہی ہے۔ اور دراصل یہی قوت کشت و خون کے ان واقعات کی ذمہ دار ہے۔ جو مختلف مقامات پر ہندو مسلمانوں میں ہو رہے ہیں۔

اگر ہندو مسلمانوں کی کسی سازش کا پتہ لگانے کی بجائے اپنی اس سازش کو روک دیں۔ تو بہت جلدی ملک میں امن قائم ہو سکتا ہے

یہ تفاوت کیوں

اخبار لائیٹ کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر صاحبان جس دفعہ کے ماتحت گرفتار ہو کر حوالات میں ڈالے گئے۔ اسی دفعہ کے ماتحت دہلی کے اخبار ارجن کا سابق ایڈیٹر پروفیسر اندر بن سوامی شردھانند اور نیا ایڈیٹر پنڈت سینہ کام جو پروفیسر اندر صاحب کے بھانجے ہیں۔ گرفتار کئے گئے ہیں۔ لیکن جہاں ایڈیٹر صاحب لائیٹ اور ان کے ساتھیوں کی ضمانت منظور نہ کی گئی۔ اور دوران مقدمہ میں بھی ان کا حوالات میں بند رہنا ضروری سمجھا گیا۔ وہاں ارجن کے دونوں ایڈیٹروں کو ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا۔ اس تفاوت کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ ایک ہی جرم کے ماتحت مسلمان ملزموں کی درخواست ضمانت مسترد کر کے حوالات میں ڈال دیا جاتا ہے۔ لیکن اسی دفعہ کے ماتحت آریہ ملزموں کی ضمانتیں لے کر انہیں اپنے گھروں میں آرام کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ پوزیشن کے لحاظ سے ایڈیٹر صاحب لائیٹ کسی طرح بھی پروفیسر اندر صاحب اور ان کے بھانجے سے کم نہیں۔ وہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کے خطیب اور امام صلوٰۃ ہیں۔ تعلیم کے لحاظ سے بھی گریجوایٹ ہیں اگر دو آریہ ضمانت پر رہا ہو کر روپوش نہیں ہو سکتے۔ تو ایڈیٹر صاحب لائیٹ بھی کہیں بھاگ نہ جاتے +

اس تفاوت پر مسلمانوں کو شکایت پیدا ہونا بالکل قدرتی امر ہے

بلیدان چتراولی اور گورنمنٹ

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ پولیس نے راجپال کی نئی شرارت انگیز کتاب "بلیدان چتراولی" کے متعلق اس کی دوکان کی تلاشی لی۔ جہاں سے صرف ایک جلد دستیاب ہوئی۔ جسے پولیس اپنے ساتھ لے گئی۔ اس سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اس کتاب کی ضبطی کا اعلان کرنیوالی ہے۔ لیکن اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کتاب شائع کرنیوالے کے متعلق بھی کوئی کارروائی کی جائیگی۔ یا نہیں۔ گورنمنٹ کا اس کتاب کو ضبط کرنا نہایت دانشمندانہ فعل ہوگا۔ لیکن اتنا ہی کافی نہیں شایع کرنے والے کے خلاف بھی ضرور قانونی کارروائی کرنی چاہیئے۔ اگر اس بارے میں کچھ کرنے کے لئے راجپال کے ہسپتال سے آجانیکا انتظار ہو تو اور بات ہے۔ ورنہ یہ ایسی بات نہیں جسے گورنمنٹ نظر انداز کر دے۔ ہم ایکدفعہ پھر گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ راجپال کو شرارت میں بڑھنے سے روکے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہائیکورٹ سے بری ہوجانیکی وجہ سے وہ سمجھتا ہے۔ کہ خواہ وہ کچھ کرتا رہے۔ ہمیشہ کیلئے قانون کی گرفت سے آزاد ہو گیا ہے۔ جب تک وہ کیفر کردار کو نہ پہونچیگا۔ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیگا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جو اس دنیا میں اندھا رہیگا

اگلے جہان میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائیگا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ جب بھی کوئی

الٰہی سلسلہ اور روحانی جماعت

قائم ہوتی ہے۔ تو اس کے راستہ میں قسم قسم کی مشکلات اور مصائب بھی ڈالی جاتی ہیں۔ یہ مشکلات اور مصائب ایک لحاظ سے تو اللہ تعالےٰ کے قانون کے ماتحت ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کی بنیاد کسی انسانی خیال اور تجویز پر نہیں۔ بلکہ اس کی بنیاد اللہ تعالےٰ کے فضل پر ہے۔ لیکن اصل میں یہ مشکلات جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔

شیطان کیطرف سے

آتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (۲۲-۵۱)

کہ ہر نبی اور رسول خدا بھیجتا ہے۔ وہ جن خواہشوں جن مقاصد اور جن امور کو لیکر آتا ہے۔ ان کے پورا ہونے میں شیطان روک ڈالتا ہے۔ کوئی بھی نبی اور رسول ایسا نہیں آیا۔ جس کے ہر مقصد ہر مدعا۔ ہر مطلب اور ہر تڑپ کے آگے شیطان نے روکیں نہ ڈالی ہوں۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر نبی کامیاب ہو گیا۔ تو پھر میرا ٹھکانا کہیں نہیں جس طرح

مرتا ہوا آدمی

پورا زور لگاتا ہے۔ اسی طرح شیطان اور اس کی ذریت انبیاء اور ان کی جماعت کے خلاف پورا زور لگاتی ہے جنہوں نے مرنے والوں کو دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس بے ہوشی میں جس میں دنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ جبکہ ساری طاقت زائل ہو چکی ہوتی ہے۔ اور تمام قوت خرچ ہو چکی ہوتی ہے مگر

مرنے سے چند ساعت پہلے

مرنے والا اس طرح زور لگاتا ہے۔ کہ گویا وہ پھر اس دنیا میں واپس آنا چاہتا ہے۔ اس کا سارا جسم ہل جاتا ہے۔ گردن اٹھ جاتی ہے۔ اور وہ اپنی طاقت کا آخری ذرہ تک اس لئے خرچ کر دیتا ہے۔ کہ بچ جاؤں۔ یہ اس انسان کی حالت ہوتی ہے جو بیہوشی میں ہوتا ہے۔ جس کی طاقت خرچ ہو چکی ہوتی ہے۔ جو سوکھ کر کانٹا ہو چکا ہوتا ہے۔ پھر اس کی کیا حالت ہو گی۔ جو بے ہوش نہ ہو۔ اور جس کی طاقت خرچ نہ ہوئی ہو۔ ایک چھوٹے بچہ کو ہی کوئیں میں ڈراوے کے طور پر دھکیل کر دیکھو۔ کس طرح وہ چمٹ جاتا ہے۔ عام طاقت سے آٹھ دس گنے زیادہ طاقت اس میں ہو جائیگی۔ ایک ایسا آدمی جسے کشتی میں پہلوان ایک منٹ میں گرا سکتا ہے۔ اس کے متعلق پہلوان سے کہو کوئیں میں گرا کر تو دیکھے۔ ایک منٹ چھوڑ ایک گھنٹہ میں بھی نہیں گرا سکیگا۔ کیونکہ اس لئے کہ کشتی میں تو وہ سمجھتا ہے۔ مقابلہ ہے۔ اگر گر بھی گیا تو کیا ہوا۔ مگر جب وہ یہ سمجھے کہ موت آنے لگی ہے۔ تو اس طرح ساری طاقت خرچ کریگا۔ اور اتنا زور لگائیگا۔ کہ اول تو زبردست کے برابر ہو جائیگا۔ ورنہ اس کے قریب رہیگا۔

جب خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں کوئی سلسلہ قائم کیا جاتا ہے تو اس وقت زیادہ جوش اور طاقت کے ساتھ ایسی

ارواح خبیثہ

جو شیطان سے تعلق رکھتی ہیں۔ یا بعض گناہوں کی وجہ سے شیطان نے ان پر تصرف پایا ہوتا ہے۔ جوش میں آجاتی اور سارا زور اس بات کے لئے لگاتی ہیں۔ کہ کسی طرح سچائی دنیا میں نہ پھیلے۔ ایسے لوگ دیدہ دانستہ جانتے بوجھتے شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ لیکن کچھ اور ہوتے ہیں۔ جو اپنے

نفس کی شیطنت

سے خود بھی واقف نہیں ہوتے۔ وہ شیطان کے ہتھیار ہوتے ہیں۔ لیکن سمجھتے ہیں شیطان سے ان کا کوئی تعلق نہیں ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوتے ہیں۔ اور ان کے دل غلافوں میں ہوتے ہیں۔ وہ آنکھیں رکھتے ہیں۔ مگر دیکھتے نہیں وہ دل رکھتے ہیں۔ مگر سمجھتے نہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ مجرم نہیں۔ ان کی آنکھوں کا پردہ میں اور دل کا غلاف میں ہونا بھی ان کے

جرم کے نتیجہ میں

ہے۔ ابوجہل کیا یہ سمجھتا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت کرتے ہوئے۔ کہ اس پر خدا کا غضب نازل ہوگا۔ اگر وہ یہ سمجھتا۔ تو

بدر کے میدان میں

یہ کیوں کہتا۔ کہ اے خدا اگر محمد سچا ہے۔ تو ہم پر پتھر برسا۔ لیکن ابوجہل جس جہالت میں مبتلا تھا۔ وہ چونکہ اس کے

گناہوں کا نتیجہ

تھا۔ اس لئے سزا سے نہیں بچ سکا۔ اسی جہالت کی سزا سے کوئی بچ سکتا ہے۔ جو گناہوں کے نتیجہ میں نہیں ہوتی۔ ایک پاگل دماغ میں نقص آجانے پر اگر کوئی حرکت کرتا ہے۔ تو وہ سزا سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ مگر وہ جو رسول کی مخالفت کی وجہ سے پاگل ہوتا ہے۔ وہ سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح وہ آدمی جسے ایسے سامان میسر ہوں۔ کہ دین حاصل کر سکتا ہو۔ خدا کے سچے دین کو سمجھ سکتا ہو۔ وہ اگر جہالت سے الٰہی سلسلہ میں روک بنتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ یا تو اسے سمجھنے کی توفیق دیدیتا ہے۔ یا مقابلہ کی توفیق نہیں دیتا۔ مگر جو گناہوں کے زنگ اور شرارت کیوجہ سے خدا کی طرف سے سزا دیا جاتا ہے۔ کہ الٰہی سلسلہ کی مخالفت کرے۔ اس کی

جہالت کا عذر

نہیں سنا جا سکتا۔ کیونکہ اگر اس کا عذر بھی سنا جا سکتا ہے تو پھر کسی کو بھی سزا نہیں دی جا سکتی۔ وجہ یہ کہ ہر بدی جہالت کیوجہ سے ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا ہے۔ پھر کیا کسی کو بھی سزا نہ ملنی چاہیئے۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ

جہالتیں دو قسم کی ہیں۔

ایک عدم علم کیوجہ سے۔ دوسری زنگ قلب کی وجہ سے جو عدم علم کیوجہ سے ہوتی ہے۔ اس کی کوئی سزا نہیں ہوتی۔ اور جو زنگ قلب کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہ چونکہ خود سزا ہوتی ہے۔ اس لئے وہ سزا میں روک نہیں بن سکتی۔ اس حالت میں اسے بتایا ہی اس لیئے جاتا ہے۔ کہ وہ

سزا کا مستحق

ہو۔ اگر اس کی وجہ سے سزا سے نکل گیا۔ تو یہ سزا نہ رہی۔ بلکہ رحمت ہو گئی۔

غرض اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیشہ الٰہی سلسلہ کے مقابلہ میں ایسے لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ جو روک بنتے ہیں یہ لوگ کبھی تو ایسے ہوتے ہیں۔ جو ان سلسلوں میں

نام کے لحاظ سے شامل

ہوتے ہیں۔ جیسے عبد اللہ بن ابی بن سلول۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو نام کی طرف تو منسوب ہوتے ہیں۔ لیکن نظام کی طرف منسوب نہیں ہوتے۔ جیسے

حضرت علیؓ کے زمانہ میں

خارج تھے۔ اور کبھی ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو نہ نام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ نہ نظام کے لحاظ سے کوئی تعلق رکھتے ہیں جیسے مکہ کے کفار۔ یہود اور نصاریٰ۔ اسی قسم کے لوگ ہماری جماعت کے مقابلہ میں بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ کچھ تو منافق ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں۔ مگر ایسی باتیں پھیلانے میں لگے رہتے ہیں۔ جن سے

جماعت میں تفرقہ

پیدا ہو۔ جماعت کی قدر و وقعت دوسروں کی نظروں سے گر جائے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو نام میں تو شریک ہیں۔ مگر نظام میں شریک نہیں۔ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ

نظام جماعت کو توڑ دیں

پھر کچھ وہ ہیں۔ جو نہ نام میں شریک ہیں۔ نہ نظام میں۔ ان کی یہ کوشش ہے۔ کہ جماعت ہی ٹوٹ جائے۔ لیکن

تینوں قسم کے لوگ

خدا کے ہاتھ کو نہیں دیکھتے۔ خدا تعالےٰ کا منشاء ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قائم کرے۔ اس کے نظام کو مضبوط کرے۔ اس کی قدر و عظمت کو بڑھائے۔ پس جو اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ ذلیل و رسوا ہوگا۔ خواہ وہ احمدی کہلانے والا منافق ہو۔ اور اتنا ہوشیار منافق ہو۔ کہ خود اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہے۔ بلکہ اس طرح تفرقہ اندازی کرے۔ کہ لوگ یوں کہتے ہیں۔

منافق دو قسم

کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ فلاں میں یہ عیب پائے جاتے ہیں۔ اور دوسرے ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ وہ یوں کہتے ہیں۔ کہ ہم تو نہیں کہتے۔ مگر لوگ یہ کہتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ اگر تم نہیں کہتے۔ تو پھر تمہیں دوسروں کی باتیں دہرانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ دراصل ان کی چال ہوتی ہے۔ تاکہ اگر تحقیقات شروع ہو۔ اور مقدمہ چلے۔ تو وہ کہدیں۔ کہ ہم نے تو کچھ نہیں کہا۔ لوگ یوں کہتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ایسے لوگوں کو بھی منافق قرار دیا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ انہیں جب کوئی خوف یا امن کی بات معلوم ہوتی ہے۔ تو اسے پھیلا دیتے ہیں۔ دیکھو خوف کی بات تو الگ رہی فرماتا ہے۔ جو امن کی بات کو بھی خود سرانہ طور پر پھیلاتا ہے۔ وہ

کمزوری ایمان

کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اس کا کام یہ تھا۔ کہ نبی یا اس کے خلیفہ کے پاس جاتا۔ اور اس کے سامنے وہ بات پیش کرتا۔ پھر اگر وہ اجازت دیتا۔ تب پھیلاتا۔ غور کرو جب امن کی بات خود بخود پھیلانے سے انسان منافق کہلاتا ہے۔ تو کیا حال ہوگا۔ اس کا جو

فتنہ کی باتیں

پھیلاتا ہے۔ مگر دوسری قسم کا منافق اس سے بھی بدتر ہوتا ہے کیونکہ پہلی قسم کے منافق میں اتنی تو جرأت یا یوں کہو اتنی بے حیائی پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ کہ وہ لوگوں میں کہدیتا ہے کہ یہ خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ مگر ایک دوسرا منافق ہوتا ہے۔ جس میں یہ بات بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا یہ طریق ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو ایمانی لحاظ سے کمزور سمجھے۔ یا جن کو کمزور بنانے کی اپنے اندر طاقت سمجھے۔ ان کے سامنے ایسی باتیں کرتا ہے اور پھر وہ باتیں دوسروں کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس میں اسے مد نظر چوہے کی طرح

دوسرا سوراخ

ہوتا ہے۔ تاکہ اگر کوئی پکڑنے لگے۔ تو دوسرے رستہ سے بھاگ جائے۔ یہ سب سے

پاجی منافق

ہوتا ہے۔ اس سے جرأت قطعاً مفقود ہو چکی ہوتی ہے۔

دوسرا طبقہ منافقوں کا

وہ ہوتا ہے۔ جو نام کی طرف تو منسوب ہوتا ہے۔ مگر نظام میں شریک نہیں ہوتا۔ جیسے غیر مبایعین ہیں۔ انہوں نے ہم سے صلح کے وعدے کئے۔ مخالفت نہ کرنے کے اقرار کئے۔ مگر باوجود اس کے کہ ہم وعدہ پر قائم ہیں۔ وہ متواتر ایسے مسائل اٹھاتے رہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ دوسرے لوگوں اور ہم میں لڑائی کرائیں۔ اور وہ اندرونی منافق جن کو اب جماعت سے نکال دیا گیا۔ یا جو پہلے نکلے۔ ان سے مل کر ہمارے خلاف کوششیں کرتے رہتے ہیں۔

تیسرے طبقہ میں

وہ لوگ ہیں۔ جو ہماری جماعت کی طرف منسوب نہیں۔ ان کے دل بغض اور عداوت سے پر ہیں۔ خواہ وہ مسلمان کہلانے والوں میں سے ہوں۔ یا عیسائیوں۔ یہودیوں میں سے یا ہندوؤں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں میں سے ان سب میں سے ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو ہماری مخالفت میں دن رات لگا رہتا ہے۔ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو فراخ دلی سے

ہماری دینی خدمات

کی قدر کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو قدر کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ تم بھی احمدیوں کی طرح کام کرو۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایسے لوگ اپنے اندر نیکی رکھتے ہیں۔ اور قابل قدر ہیں میں ان کی نسبت اس وقت نہیں کہہ رہا۔ بلکہ ایسے لوگوں کے متعلق کہہ رہا ہوں۔ جو ہمیشہ ہماری ہر نیکی کو بدی قرار دیتے ہیں۔ انہیں جب کبھی کوئی ایسا موقع ملے۔ کہ وہ ہم پر اعتراض کر سکیں۔ تو یہ ان کے لئے

عید کا دن

ہوتا ہے۔ مگر مومن کے لئے ایسی باتوں سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ جب ہم نے ایک صداقت اور حق کو تسلیم کر لیا ہے اور سمجھ سوچ کر تسلیم کیا ہے۔ تو پھر اعتراض کیا چیز ہوتے ہیں دیکھو اگر کوئی بیان کرے۔ کہ مجھے ایک دوست ملنے آئینگے۔ جن کا اس قسم کا کوٹ ہوگا۔ ایسا پاجامہ۔ لیکن جب وہ آئے۔ اور اس قسم کے کپڑے نہ پہنے ہوئے ہو۔ تو کیا ان کے دوست ہونے سے ہی انکار کر دیا جائیگا۔ یہ چیزیں جو بیان کی گئی تھیں۔ ایسی ہیں۔ جو بدلنے والی ہیں۔ اور جو بدلی جا سکتی ہیں۔ پھر بعض دفعہ نظر کی غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ ایسی باتوں سے دوست کا انکار نہیں کیا جائیگا۔ کہ اس کا ایسا کوٹ نہیں۔ یا ویسا پاجامہ نہیں۔ جیسا میں نے دیکھا یا سمجھا تھا۔ جب آنکھیں اس کے دوست ہونے کی گواہی دے رہی ہیں۔ تو اس کے کپڑوں کی تبدیلی سے اس کا انکار کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ ایسے موقعہ پر یہی کہا جائیگا۔ کہ آنکھوں کو غلطی لگ گئی۔ یا بعد میں تبدیلی ہو گئی۔ اسی طرح سلسلہ یا نظام سلسلہ کے متعلق اعتراض سنکر کوئی ایسا شخص جس نے سمجھکر مانا ہے۔ کس طرح اسے چھوڑ دیگا۔ ایک مسلمان کو رسول اور نبی کی صداقت پر

کم از کم اتنا ایمان

تو ضرور ہونا چاہیئے۔ جتنا سورج کے موجود ہونے پر ہوتا ہے

اب اگر کوئی دن کو کہے۔ کہ سورج نہیں چڑھا ہوُا۔ تو کیا اُس کا کہنا درست مان لیا جائیگا۔ اسی طرح اگر کوئی رسول پر اعتراض کرتا ہے۔ یا نظام سلسلہ پر اعتراض کرتا ہے۔ تو کیونکر اس کے اعتراض کو درست تسلیم کر لیا جائیگا۔ ایسی حالت میں

دو ہی صورتیں

ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ پہچاننے میں غلطی لگی۔ نظر نے غلطی کھائی یا یہ کہ ایسی باتیں ہوا ہی کرتی ہیں۔ ان سے نبی کی شان میں کوئی حرف نہیں آتا مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لوگ اعتراض کرتے تھے۔ کہ آپ اچھا کھانا کھاتے ہیں۔ بیوی کو زیور بنا کر دیتے ہیں۔ بادام روغن استعمال کرتے ہیں۔ آپ کی صداقت پر ایمان رکھنے والا کہیگا۔ آپ دماغی کام کرتے تھے۔ اس لئے اچھا کھانے میں کیا حرج ہے۔ اور آپ کو اعصابی کمزوری تھی۔ اس لئے بادام روغن استعمال کرتے تھے۔ بیوی کو زیور یا کپڑے بنوا کر دینا کہاں منع ہے۔ تو لبعض دفعہ بات صحیح ہوتی ہے۔ اور قابل اعتراض نہیں ہوتی۔ اس لئے یہی کہا جائیگا۔ کہ کہنے والا جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹ نہیں بولتا۔ غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ یا غلطی میں مبتلا نہیں جسے اعتراض سمجھتا ہے۔ وہ اعتراض نہیں ہے۔ اسی طرح نظام سلسلہ ہے۔ یا

جماعت اور خلیفہ کے تعلقات

ہیں۔ اس کے لئے جماعت کی روحانی حالت اور اس کے ایمان کو دیکھنا چاہیئے۔ اور ان دلائل سے پرکھنا چاہیئے۔ جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔ اگر کوئی اس طرح کرتا ہے۔ اور ان دلائل کو دیکھنے کے بعد ایمان لاتا ہے۔ تو پھر کسی اعتراض کی وجہ سے اُسے شبہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر اسے شبہ پیدا ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ اس نے دلائل کی رو سے نہیں مانا تھا۔ اور اس کا یہ کہنا کہ وہ دلائل کے رو سے ایمان لایا تھا۔ جھوٹ ہے۔ ایک نابینا اگر کسی سے سن کر یہ کہدے۔ کہ سورج چڑھا ہوُا ہے۔ مگر دوسرا شخص اُسے کہدے نہیں چڑھا ہوُا۔ تو وہ کہدیگا نہیں چڑھا ہوُا۔ کیونکہ اس نے سن کر مانا تھا۔ کہ سورج چڑھا ہوُا ہے خود نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے جب اُسے یہ کہدیا گیا کہ نہیں چڑھا ہوُا۔ تو اُس نے بھی یہی کہہ دیا۔ لیکن جس نے اپنی آنکھوں سے سورج چڑھا ہوُا دیکھا ہو۔ وہ کسی کے کہنے سے ہرگز انکار نہیں کریگا۔ اسی طرح جو مشاہدہ اور دلائل کو دیکھ اور پرکھ کر ایمان لاتا ہے۔ اس کے سامنے اگر ساری دنیا بھی اعتراض کرے۔ تو اس پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس کے سامنے اعتراضوں کی ہستی ہی کیا ہو سکتی ہے۔ پس اعتراضات اس عقلمند انسان کے سامنے کوئی ہستی نہیں رکھتے۔ جس نے

مشاہدہ اور دلائل سے

صداقت کو مانا ہو۔ ہاں جو لوگ نابینا ہوتے ہیں۔ اور ازلی نابینا - وہ سنی سنائی باتیں مانتے ہیں۔ انہیں نہ رسول پر ایمان ہوتا ہے۔ نہ خلفاء پر۔ نہ نظام سلسلہ کی صداقت پر۔ وہ اندھوں کیطرح سن کر ایک راستہ پر چل پڑے تھے۔ جب کسی نے کہہ دیا۔ یہ راستہ صحیح نہیں۔ تو وہ اُس سے بدل گئے۔ پس جو اعتراض سن کر بدلتا ہے۔ وہ ضرور نابینا ہے۔ کیونکہ اگر ایک بات کو اس نے دلائل اور معیاروں سے مانا تھا۔ تو جب تک وہ معیار باطل نہ قرار دے لے۔ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ مثلاً

نبی کی صداقت کا معیار ہے۔

کہ خدا تعالیٰ کیطرف منسوب ہونے والے جھوٹے انسان کو خدا کبھی بھی مہلت نہیں دیتا۔ اس کی لائی ہوئی تعلیم دنیا میں جاری نہیں ہوتی۔ اور اگر جاری ہو۔ تو چند سال کیلئے ہوتی ہے۔ پھر یہ معیار ہے۔ کہ کثرت سے غیب کی خبریں جھوٹے کو نہیں دی جاتیں یہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ معیار ہے۔ کہ خدا کی نصرت اور تائید غیر معمولی مشکلات کیوقت غیر معمولی طور پر جھوٹے کو حاصل نہیں ہوتی۔ ان معیاروں کے رو سے جب ایک انسان ایمان لاتا ہے مگر دوسرا آکر کہتا ہے اس نے لوگوں کا روپیہ کھالیا فلاں موقعہ پر جھوٹ بولا۔ فلاں اخلاقی کمزوری دکھائی۔ تو کیا یہ باتیں ان معیاروں کو باطل قرار دے دینگی۔ ہرگز نہیں۔ ایسی حالت میں تو یہ دیکھینگے۔ کہ وہ معیار اس پر چسپاں ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر چسپاں ہونگے۔ تو ایک اعتراض چھوڑ اگر دس ارب اعتراض بھی کئے جائیں۔ تو ان کی کوئی پرواہ نہ ہوگی +

پس یہ نادانی ہے ان لوگوں کی۔ جو ایسے امور میں مبتلا ہو کر سلسلہ کو نقصان پہونچانے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں۔ سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکیں گے۔ خود

ہلاکت اور عذاب

میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایسے لوگ خواہ اندرونی منافقوں میں سے ہوں۔ یا بیرونی مخالفوں میں سے۔ خواہ ان میں سے ہوں۔ جو علی الاعلان مخالفت کرنے میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام کی امداد اور تائید کیلئے بھی مل بیٹھنا پسند نہیں کرتے غرضکسی گروہ سے ہوں سلسلہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے۔ یہ سلسلہ مقدر لیکر آیا ہے اور مقسوم لے کر آیا ہے۔ کہ روز بروز ترقی کرے اور آگے ہی آگے بڑھے۔ اسے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

یہ باتیں میں نے

اشارتاً اور تمہیداً

بیان کی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو آئندہ تفصیل سے بیان کرونگا۔ مگر یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ایسی باتوں میں حصہ لینا اور دلچسپی ظاہر کرنا ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ ایسے لوگ نابینا ہیں۔ اُنھوں نے دلائل سے مانا ہی نہیں۔ اگر دلائل سے مانا ہوتا۔ تو ایسا نہ کرتے۔ احمدیت ورثہ کے طور پر نہیں چلی آرہی۔ کہ کسی کو اس کے متعلق دلائل معلوم کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ بلکہ احمدیت ہر ایک کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ یہ

دُنیا کی منڈی میں

رکھی ہوئی جنس ہے۔ ہر قوم اور ہر رنگ کے لوگ آتے اور اغراض کرتے ہیں۔ اس وجہ سے اس کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ یہ ایک کھلا ہوُا دکان ہے۔ جو سب لوگوں کی نظروں کے سامنے ہے۔ اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اُسے دھوکہ دیا گیا۔ یہ مال ایسی منڈی میں رکھا ہوا ہے۔ جس کے ارد گرد دشمن ہی دشمن ہیں خدا تعالیٰ نے دین کا نام بیع رکھا ہے۔ اب اگر کوئی اُسے خریدتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے۔ مجھے غلطی لگ گئی۔ تو معلوم ہوا کہ یقیناً وہ نابینا ہے۔ کیونکہ سامنے رکھی ہوئی چیز سے ایک بینا کو کسطرح غلطی لگ سکتی ہے۔ اور وہ کیس طرح دھوکہ کھا سکتا ہے کسی کا یہ کہنا دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ نابینا ہے۔ اور ایسا نابینا ہے۔ جو کسی نصرت کا مستحق نہیں اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا رہیگا۔ یقیناً وہ اگلے جہان میں بھی اندھا اٹھایا جائیگا +

صداقت اسلام سائنس کی روشنی میں

موجودہ علمی روشنی کے زمانہ میں سائنس کی ترقی اور اہل مغرب کی تحقیقات سے اسلام کی کئی صداقتوں کی تصدیق ہو رہی ہے۔ اور ثابت ہو رہا ہے۔ کہ جو باتیں سائنس دان نہایت عرق ریزی اور محنت و مشقت کے بعد معلوم کرتے ہیں۔ وہ آج سے تیرہ سو سال پہلے نبی امی نے اپنے خدا سے علم حاصل کر کے بیان فرما دی تھیں +

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ؕ یعنی ہم نے تمام مخلوقات کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

ڈاکٹر لوس جو ایک مشہور محقق نباتات ہیں۔ اس بات کو ثابت کر چکے ہیں۔ کہ نباتات میں بھی نر و مادہ پائے جاتے ہیں۔ اب ڈاکٹر مینا گھوئے جو کہ لیبن گریڈ میں ایک مدت تک تجربات کرتے رہے ہیں۔ اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ جمادات میں بھی نر و مادہ کی تمیز پائی جاتی ہے یہ تحقیق اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً عالم الغیب ہستی کی طرف سے پیغام بر تھے۔ ورنہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص جو کہ معمولی نوشت و خواند سے بھی ناواقف ہو۔ ایسی ایسی باتیں بیان کرے۔ جن کے سامنے اس ترقی یافتہ زمانہ کے بہترین دماغ بھی ہیچ نظر آئیں۔ اسی طرح یہ قرآن شریف کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا بھی ثبوت ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی کی وفات

یعنی حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری کا وصال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(گذشتہ سے پیوستہ)

از جناب عرفانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کے تعلقات کی ابتدا کا جہانتک پتہ ملتا ہے - وہ ۱۸۸۳ء ہے - اُس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی سے بیعت نہ لیتے تھے - اکثر لوگ یہ خواہش کرتے تھے - کہ حضور بیعت لیں - اور وہ آپ کے حلقہ مریدین و مبایعین میں داخل ہوں - مگر باوجود لوگوں کے اصرار کے آپ کو انکار تھا - اس لئے کہ حضور کو اللہ جلشانہٗ کی طرف سے اس کے متعلق حکم نہ ہُوا تھا - حضرت منشی عبداللہ صاحب تو حاضر ہوتے ہی حلقہ ارادت و بیعت میں دل و جان سے داخل ہو چکے تھے - اور وہ اسی روز کے منتظر تھے - جبکہ خدا تعالیٰ آپ کو بیعت کے لئے مامور فرما دے چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باعلام الٰہی بیعت کا اعلان فرمایا - اور کشتئ بیعت تیار فرمائی - تو آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی یہ ۱۸۸۹ء کا واقعہ ہے - اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام لودہانہ میں مقیم تھے - اور حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم (والد ماجد صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب و پیر منظور احمد صاحب) کے مکان واقعہ محلہ جدید میں سلسلہ بیعت شروع ہُوا - آج کل وہ مکان جماعت احمدیہ کے قبضہ میں ہے - اور دارالبیعت کے نام سے مشہور ہے خاکسار عرفانی بھی اس وقت لودہانہ ہی میں تھا - اور اسی محلے میں رہتا تھا - مگر اس کی عمر اسوقت ایسی نہیں تھی - کہ وہ بیعت اور اُسکا احساس کر سکتا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا - آپ کے ساتھ محبت بھی رکھتا تھا - مگر اس وقت بیعت نہ کر کا اور ۱۸۹۱ء تک یہ التوا ہُوا +

غرض اسوقت بیعت کا جب سلسلہ شروع ہُوا تو حضرت منشی صاحب نے جو تیرھویں نمبر پر بیعت کی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو نام لیکر خود بلایا تھا - یہ اُن کی اپنی روایت ہے - اور امر واقعہ ہے اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ایک شخص کو الگ بلا کر بیعت لیا کرتے تھے - مجلس میں بیعت نہ لیتے تھے - یہ طریق ایک عرصہ تک جاری رہا - لیکن جب مبایعین کی کثرت ہونے لگی - تو آپ مجلس میں بیعت لینے لگے - حضرت منشی عبداللہ صاحب تو روز اول سے ہی دل کی بیعت کر چکے تھے - لیکن ظاہری بیعت سے اسوقت مشرف ہوئے اور اس نصف صدی کے زمانہ میں جبکہ مختلف قسم کے ابتلا اور حوادث سلسلہ پر آئے - اور کچوں اور پکوں کے امتحان کے لئے عجیب و غریب امور پیدا ہوئے - حضرت منشی صاحب مرحوم سمند میں ایک چٹان کیطرح رہے - کسی بات نے آپ پر اثر نہ کیا - اور ہر دوسرا دن آپ کو ایمان اور وفا میں ترقی کے مدارج کیطرف لے گیا - بلکہ سچ تو یہ ہے - کہ جن امور کو لوگ بطور ابتلا بیان کرتے - یا سمجھتے تھے - ان کی طرف انہیں کبھی التفات ہی نہ ہوتا تھا - وہ چیزیں اُن کی راہ میں نہ تھیں اُنکا مقصد ایک اور صرف ایک تھا - کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں ہر وقت سرشار رہیں - اور یاد محبوب نے کسی اور بات کے سوچنے اور اس پر فکر کرنیکی ضرورت ہی باقی نہ رہنے دی تھی - وہ مجلسوں میں بیٹھنے اور بہت باتیں کرنے کے عادی نہ تھے - انکے لئے ایک ہی یار بس تھا -

منشی صاحب موصوف فرمایا کرتے تھے - کہ اس بیعت کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے دوبارہ ایک بیعت اَور لی - یہ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے باغ میں ایک درخت کے نیچے لی تھی - تاکہ بیعت تحت الشجرہ کا مفہوم پورا ہو جائے - یہ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عام طور پر نہیں لی - بلکہ اس بیعت کا تعلق خصوصی صرف منشی صاحب موصوف سے ہی تھا اور جیسا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر عہد کیا تھا اپنی عمر کے آخری دن تک انہوں نے عہد کو نبھایا اور وفاداری کا کامل نمونہ دکھایا - ان کی زندگی میں رضائے یار کے لئے ہر قسم کی قربانی کی روح نمایاں تھی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان سے بیحد خوش تھے - اور اپنی تحریروں اور تقریروں میں ان کے اخلاق کی ہمیشہ تعریف فرماتے تھے +

عام اخلاق

منشی صاحب موصوف بہت کم گو خلوت پسند اور ہمیشہ خوش رہنے والے بزرگ تھے - جب کبھی وہ کسی سے ملتے تھے - تو ہمیشہ متبسم چہرہ کے ساتھ ملا کرتے اور میں نہیں کہہ سکتا - کہ کسی شخص کو کبھی ان سے کوئی رنج یا تکلیف پہونچی ہو - کسی شخص کو کبھی جرأت نہ ہوتی تھی - کہ ان کے سامنے کوئی ایسی بات کرے - جو کسی نہ کسی نہج سے اعتراض کا رنگ رکھتی ہو - آپ کسی کی غیبت نہ سنتے اور نہ کرتے - معاملات میں حد درجہ کی صفائی اور دیانت و امانت کا بہترین نمونہ تھے - رزق حلال کے شائق اور خدا کے فضل سے انہیں میسر تھا - صوم صلوٰۃ کے پابند اور تہجد کے عادی تھے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معمولات کے اتباع کا بے حد شوق تھا - دوسروں کی ہمدردی کیلئے خاص جوش تھا - خصوصیت سے وہ قرابت داروں کے حقوق کی نگہداشت اور مودۃ فی القربیٰ کے اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے ان کی ہمدردی اور غمگساری کے بہت سے واقعات ملتے ہیں - یہانتک کہ جانوروں پر بھی شفقت کرتے تھے - اوائل میں ان کی عادت میں داخل تھا کہ وہ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ریزے (بھورے) بنا کر چڑیوں کو ڈالا کرتے تھے - یہ عادت رفتہ رفتہ اسقدر ترقی کر گئی - کہ آپ اپنے ہاتھوں اور دامن میں ان ریزوں کو رکھتے اور چڑیاں انکے شانوں پر اور ہاتھ پر آ بیٹھتی تھیں - اور نہایت بیفکر اور بے خطر ہو کر کھایا کرتی تھیں - ان کے اس طرز عمل اور اس حالت کو دیکھکر بعض لوگ ان کو "بابا فرید" بھی کہدیا کرتے تھے - ایک عرصہ تک ان کا یہ طرز عمل رہا - اس قسم کے اعمال نے ان میں عام ہمدردی کے جذبات کو بہت ابھار دیا تھا +

نماز میں وہ ہمیشہ صف اول میں آنے کے عادی تھے بہت کم ایسا اتفاق ہوا ہوگا - کہ وہ اس سے قاصر رہے ہوں +

انہوں نے ایک سے زائد شادیاں کیں - لیکن اپنے ازواج سے عدل و انصاف کا برتاؤ کیا - اور خیرکم خیرکم لاھلہ ہمیشہ پیش نظر رہا +

شادی کے معاملات میں ان کی زندگی بعض عجیب و غریب واقعات اپنے اندر رکھتی ہے۔ ایک مرتبہ وہ ایک جگہ شادی کرنے کے بڑے خواہشمند تھے۔ اور وہ عورت غالباً مدبرہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے منع کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ تم کیا اس سے سبق لینا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسی بے تکلفی تھی۔ کہ اس قسم کے معاملات میں بہت صفائی کے ساتھ گفتگو کر لیتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے معاملہ کو ذاتی دلچسپی اور خیر خواہی سے سرانجام دیتے۔

شادی کے لئے تحریکات میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض خوارق اور نشان ظاہر ہوئے۔ ایک موقعہ پر ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک پر منشی صاحب کو رشتہ دینے سے انکار کیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ حضرت اقدسؑ نے خود اس معاملہ میں اس شخص کو مشورہ دیا تھا۔

ایک دوسرے موقعہ پر حضرت اقدسؑ نے ان کو قبل از نکاح دیکھنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے اس پر عمل کیا۔ تو باوجود پہلے سے ان کی طبیعت میں رجحان تھا۔ لیکن دیکھنے کے ساتھ ہی نفرت ہو گئی۔ اور بالآخر حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کے لئے حضرت اقدس نے تحریک کی۔ یہ واقعہ نکاح حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب کے اخلاص اور کامل ایمان کا بھی گواہ ہے۔

حضرت ماسٹر صاحب کے والد ماجد کو اس وقت سلسلہ کے ساتھ تعلق نہ تھا۔ بلکہ وہ ماسٹر صاحب کے بھی سخت مخالف تھے۔ اور ماسٹر صاحب عجیب عجیب قسم کے ابتلاؤں سے گذر رہے تھے۔ اسپر یہ امتحان بہت بڑا اور کڑا تھا۔ لیکن حضرت ماسٹر صاحب اس امتحان میں کمال تعریف کے ساتھ کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے نہ تو اس امر کا خیال کیا کہ حضرت منشی صاحب ایک قلیل تنخواہ کے ملازم ہیں۔ اور نہ یہ سوچا کہ وہ صاحب اولاد ہیں۔ بلکہ سچ یہ ہے۔ کہ انہوں نے نہ کچھ دیکھا نہ پوچھا۔ بلکہ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کو سعادت سمجھا۔ اور باوجود اپنے والد صاحب اور خاندان کی مخالفت کے حضرت منشی صاحب سے شادی کر دی اور خدا تعالٰے نے اس کو بہت بابرکت فرمایا۔

مجھکو یہاں حضرت ماسٹر صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کا اظہار مقصود نہیں بلکہ اس کے لئے الگ مقام ہے۔ غرض حضرت منشی صاحب اپنے اخلاق کا ایک بہترین نمونہ تھے۔ وہ ایک شریف اور غمگسار دوست۔ بہترین شوہر اور شفیق اور ادب آموز باپ اور کنبہ پرور بھائی اپنے آقا و مرشد کی اطاعت و وفاداری کے لئے ہر وقت آمادہ ایثار و قربانی مرید تھا۔ سلسلہ کی خدمت کے لئے انہوں نے کبھی کسی قربانی سے مضائقہ نہیں کیا۔ بعض اوقات اپنے گھر کے زیورات تک کو لا کر پیش کر دیا۔ اور بالآخر اپنے قابل اور تعلیم یافتہ بیٹے کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔

محنت کے عادی اور بیکار رہنے کے دشمن تھے۔ اپنی عمر کے آخری وقت تک برابر کام کرتے رہے۔ اب کچھ عرصہ سے وہ قادیان ہی آگئے تھے۔ اور آخری ایام میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے خادم کی نگرانی کی خدمت کو اختیار کر لیا تھا۔ یہ خدمت بھی محض اپنے تعلقات محبت و اخلاص کو بڑھانے کیلئے تھی۔

علمی قابلیت

میں پہلے بھی لکھ آیا ہوں۔ کہ انہوں نے علوم عربیہ کی تحصیل نہ کی تھی۔ اور دنیوی علوم میں بھی انہوں نے اس عہد کے حالات کے موافق ابتدائی تعلیم پائی تھی۔ مگر وہ ریاضی میں خاص دماغ رکھتے تھے۔ جب وہ اپنی ابتدائی تعلیم سے فارغ ہوئے تو کہتے ہیں۔ کہ مہندر کالج نیا نیا کھلا تھا۔ کچھ عرصہ کے لئے وہ اسمیں داخل ہوئے۔ اور ان کی ریاضی دانی کا عام شہرہ تھا۔ یہانتک کہ انہوں نے کالج کے دروازہ پر ایک چیلنج لکھکر لگا دیا۔ کہ میرے استاد کے سوا جو شخص چاہے۔ ریاضی کی کسی شاخ اقلیدس۔ الجبرا وغیرہ میں میرے ساتھ مقابلہ کرلے۔ مگر کسی شخص کو جرأت نہ ہوئی۔ اس اشتہار مقابلہ نے ان کی ریاضی دانی کا سکہ بٹھا دیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خداداد دماغی اور ذہنی قابلیت نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی۔ باوجود اس کے نہایت منکسر المزاج واقعہ ہوئے تھے۔

ایک شخص بھی نہیں ملیگا۔ جس کو کبھی ان سے کسی قسم کی شکایت کا موقعہ ملا ہو۔ یہ معمولی بات نہیں۔ بلکہ عظیم الشان اخلاقی معجزہ ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاثیر صحبت کا نتیجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خوارق پر ایمان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خوارق پر ایک غیر متزلزل ایمان رکھتے تھے۔ اعجاز نما کرتہ کے متعلق مشہور دشمن سلسلہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اعتراض کرنے پر اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ اور اس کے گھر تک جا پہنچے۔ لیکن ثناء اللہ کو جرأت نہ ہوئی کہ اس مقابلہ میں سامنے آتا۔ اسپر اتمام حجت کر کے قادیان واپس آئے۔ اور اس طرح یہ اس نشان کو ابدالآباد کے لئے ایک بیّن نشان بنا گئے۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اس نشان کے وہ چشم دید گواہ تھے۔ اور انہوں نے حضرت سے اس کرتہ کو مانگ لیا تھا۔ جو اس وعدہ کے ساتھ دیا گیا تھا۔ کہ ان کے ساتھ ہی دفن ہو۔ مگر اس واقعہ ثناء اللہ کے ذریعہ وہ نشان ایسا زبردست ہو گیا۔ کہ گو آج وہ کرتہ ہم اپنے ہاتھ سے دفن کر چکے ہیں۔ مگر اس نشان کی اب کوئی تکذیب نہیں کر سکتا۔

(باقی)

جماعت احمدیہ اور آریہ سماج

مخالفوں کے دلوں پر جماعت احمدیہ کا غیر معمولی رعب و ہیبت طاری ہونا نصرت الٰہی کی نشانی ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ "نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ" کہ مجھے غیر معمولی رعب عطا کیا گیا ہے۔ اور یہ تائید ایزدی ہے۔ صحابہؓ کو دنیا کی کھا جانے والی قوم قرار دیا گیا۔ جماعت احمدیہ چونکہ صحیح معنوں میں صحابہ کرام کی جانشین ہے اور آسمان پر مقدر ہو چکا ہے۔ کہ اشاعت اسلام ان کے ہاتھوں ہی ہو۔ اس لئے اللہ تعالٰے کی مدد و نصرت ان کے شامل ہے۔

مخالفین اسلام میدان دلائل میں جس طرح اس جماعت سے مرعوب ہیں۔ اب وہ کوئی راز نہیں۔ دشمن خود احمدیت کا لوہا مان چکا ہے اور اپنی شکست کو محسوس کر کے اوچھے ہتھیاروں پر آگیا ہے۔ آریہ سماج جس کی علت غائی اسلام کو مٹانا تھی۔ احمدی دلائل کے سامنے سرنگوں ہو چکی ہے۔ اور ان کے دل مرعوب ہو گئے ہیں۔ جس کا کچھ اندازہ اخبار "بندے ماترم" لاہور کے مندرجہ ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ لکھا ہے:۔

"احمدی لوگ تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والے ہیں۔ اور انکی تبلیغی جدوجہد اس وقت ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہی ہے۔ اگر ہماری غفلتوں کی یہی حالت رہی تو مستقبل قریب میں یہی لوگ ہماری کمل تباہی کا باعث ہونگے۔ (انشاء اللہ تعالٰے ایسا ہی ہوگا)۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ احمدی لوگ ہندو جاتی کے سب سے زیادہ خوفناک حریف ہیں ہمیں ان کی طرف سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہنا چاہیئے.... اس ضروری بات کو پھر ایک بار بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت ایک نہایت زبردست منظم اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی جماعت ہے.... ہمیں ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے آج تک باتیں کتنی بنائی ہیں اور کام کس قدر کیا ہے ہمیں خود شرم آنی چاہیئے۔ کہ حریفوں (احمدیوں) کی عورتیں ہماری قوم کے مردوں سے بازی لے گئی ہیں۔ ہم دوسروں کے نقص نکالنے کیلئے جلد تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی معمولی معمولی کامیابیوں پر خوشیاں منانے میں کمی نہیں کرتے لیکن ٹھوس اور خاموش کام کرنے سے ہمیں بیر ہے ہماری زبانیں قینچی کی طرح چلتی ہیں لیکن ہاتھ حرکت نہیں کرتے۔ ہم نے احمدیوں کے نقص خوب نکالے بعض اوقات ان کا تمسخر بھی اچھی طرح سے اڑایا۔ (اپنی اپنی فطرت ہے) لیکن ان کے مقابلہ میں کام کیا کیا؟ اس کا جواب ہمارے پاس سوائے خاموشی کے اور کچھ نہیں" (۸ار ستمبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۵)

کیا اس اقتباس کو پڑھکر بھی وہ لوگ اپنی روش نہ بدلیں گے۔ جو ان معاندین اسلام کا مقابلہ تو کرنا چاہتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ سے ہی جو اس کام کی اہل ہے۔ برسر پیکار رہیں۔ اور ان کی کوششوں کو کمزور کرنے کے درپے ہیں!

کاش! اسلام کا درد رکھنے والے جماعت کی نزاکت اور مندرجہ بالا حقیقت کو مد نظر رکھیں۔ سچ ہے الفضلُ ما شھدت بہ الاعداء۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ٭ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

علمی ادبی اور مذہبی قابل دید کتابیں

اشتہار

فیروز اللغات اُردو } اس میں رائج الوقت اردو کے پچاس ہزار الفاظ محاورات ضرب الامثال اور مقولوں کے دو لاکھ سے زیادہ معنی بتائے گئے ہیں۔ اور تقریباً وہ تمام عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ انگریزی۔ ترکی اور یونانی الفاظ جمع ہو چکے ہیں۔ جو اس وقت اردو تحریر و تقریر میں کام دے رہے ہیں۔ چنانچہ علم دوست اہل الرائے نے اس محنت کو زبان اردو میں ایک بیش بہا اضافہ قرار دیا۔ اور ہز ایکسیلینسی گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب نے اسے اپنے نام نامی پر ڈیڈیکیٹ کرنے کی عزت عطا فرمائی۔ اور محکمہ تعلیم کی طرف سے پانصد روپیہ کا انعام مرحمت ہوا۔ پنجاب۔ و شمال مغربی سرحدی کی ٹیکسٹ بک کمیٹیوں نے اسے تمام مدارس کی سکول لائبریریز کے لئے منظور فرمایا۔ اور بمبئی و مدراس میں بھی تقریباً یہی مقبول ہے۔

ہر ایک اردو دان سکول ماسٹر۔ طالبان علم اور ان حکام و ممتحین کے لئے جنہیں اردو میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کتاب کا خریدنا بے حد ضروری ہے۔ کتاب دو حصوں میں مکمل ہوئی ہے۔ جو دونوں مجلد ہیں۔ حجم ۲۹×۲۲/۸ بارہ سو صفحات (۱۲۰۰) قیمت (للعہ)

فیروز اللغات عربی } اس میں سولہ ہزار سے زائد جدید و قدیم عربی کے کثیر الاستعمال الفاظ اور ان کے معانی سلیس اردو میں بیان ہوئے ہیں۔ حجم ۲۲×۱۸/۸ کے ۴۰۰ صفحات۔ کاغذ چکنا۔ سفید لکھائی چھپائی سب دیدہ زیب۔ کتاب مجلد قیمت تین روپے .. .. .. (عــــہ)

مخزن ادب } آنریبل سر شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کو علمی دنیا میں جو مقبولیت حاصل ہے۔ وہ کسی معرفی کی محتاج نہیں۔ چنانچہ ان کے وہ مضامین جو مخزن میں چھپتے رہتے تھے۔ یا ان کا سفرنامہ ترکی ایسی چیزیں ہیں۔ کہ تعلیمی دنیا نے انہیں سر آنکھوں پر اٹھا لیا۔ کہیں وہ سکول لائبریریز اور کہیں نصاب میں داخل ہیں۔ اور کہیں پرائیویٹ استعمال میں کار آمد۔ چنانچہ مختلف تقطیع کے نام سے تین جیسے ساڑھے چار روپے (للعہ) قیمت کے اگر بازار میں مل رہے ہیں۔ تو سفرنامہ تین روپے میں بھی ہاتھ آنا مشکل ہے۔

کارخانہ ہذا نے صاحب موصوف کی منظوری سے ان کے تمام مخزن والے اور سفرنامہ والے علمی و تاریخی مضامین کو خاص ترتیب دیکر ایک ہی جلد میں جمع کیا ہے۔ اس میں بعض ایسے مضامین بھی شامل ہیں۔ جو پہلی مطبوعات میں موجود نہیں۔ اور ایسا ہی بعض وقتی مضامین جو خاص موقع پر زیب قرطاس ہوئے تھے۔ اور اب ملک کو ان کی ضرورت نہیں۔ اڑا بھی دئے گئے ہیں۔ غرضکہ آنریبل موصوف کے علمی مضامین کا ایک ایسا گلدستہ تیار ہو گیا ہے۔ کہ جب دیکھئے سدا بہار نظر آئیگا اور ہمیشہ ہی اپنی خوبی دکھائیگا۔ علاوہ ازیں شیخ صاحب کے ان ہم مذاق اہل قلم بزرگوں کے مضامین بھی ان کے آخر میں لے لئے گئے ہیں۔ جو ایڈیٹری مخزن کے زمانہ میں ان کے علمبردار تھے۔ اور جن کی لاجواب تحریرات ادب کی جان سمجھی جاتی ہیں۔ آخری حصہ میں وہ بے مثل نظمیں اور غزلیات وغیرہ ہیں۔ جنہیں مخزن کی روح رواں کہنا چاہئے۔ حجم ۔۔۔ صفحہ تقطیع کتاب مجلد قیمت تین روپے کوئی لائبریری اور علمی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ .. .. (عــــہ)

رموز قدرت } یہ ایک انگریزی علمی و فلسفی ناول کا ترجمہ ہے۔ جسے راجہ محمد انفل خانصاحب نے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ نام کو ناول ہے۔ لیکن درحقیقت سینکڑوں مسائل اور علمی نکات سائنس کا ایسا خلاصہ ہے۔ کہ جس سے کوئی سکول لائبریری اور کوئی پرائیویٹ کتب خانہ خالی نہیں رہ سکتا۔ اہل فرنگ نے جس غرض کے لئے ناول کا شعبہ اختیار کیا ہے۔ وہ ایسے ہی ناولوں کے دیکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حجم ۶۰۰ صفحے قیمت دو روپے .. .. (عــہ)

معجزات نبوت } حضرت سید العرب والعجم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ معجزات جنہوں نے شدید و غلیظ مخالفوں اور فاضل ادیبوں کے سر جھکا دئے۔ معجزات کا اثر اسلام کی ترقی اور معجزات کی ضرورت اور سب پر منصفانہ بحثیں اور ثبوت۔ قیمت .. .. (۵/)

لیڈران ہند } یعنی حالی۔ محسن الملک۔ سر سید احمد خاں۔ محمد علی۔ علامہ ابوالکلام آزاد۔ مہاتما گاندھی۔ تلک۔ دیانند سرسوتی۔ سر آغا خاں کے مختصر حالات زندگی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

تجرید بخاری عربی مع ترجمہ اردو } مولفہ علامہ حسین بن مبارک زبیدی الحنفی ۸۹۳ھ صحیح بخاری میں امام بخاری علیہ الرحمۃ نے شہرت روایت ثابت کرنے کیلئے ہر مضمون کی کئی کئی حدیثیں دی ہیں۔ اس دشواری کو سب سے پہلے علامہ حسین بن مبارک زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے نویں صدی ہجری میں محسوس کرکے صحیح بخاری کی ایسی تجرید تیار کی۔ اور ہر ایک مضمون کی ایک یا چند ایسی متصل اور مستند حدیثوں کو لیا۔ جو اس موضوع کے جملہ لوازم کو پورا کر سکیں۔ اور پھر اس کام کے لئے اور حدیث کی تلاش نہ رہے۔ اس طرح اس کتاب کی صرف سوا دو ہزار حدیثوں کی نام بنام فہرست پھر ایک کالم میں عربی اور بالمقابل سلیس اردو ترجمہ ہے۔ تقطیع ۲۹×۲۲/۸ حجم پورا گیارہ سو صفحے کاغذ چکنا۔ سفید ولایتی۔ مجلد قیمت آٹھ روپے۔ .. .. .. (عــــہ)

آئینہ حج } مصنفہ حاج الحرمین الشریفین حضرت سید فضل محمود صاحب بی۔ اے ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس (پنجاب) اس نادر کتاب میں اس فریضہ اسلام کی وہ تمام کلی و جزوی واقفیت جمع کردی گئی ہے۔ جس کی ایک حاجی اور زائر کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ حج کے متعلق ہر قسم کے آداب اور دعائیں بلکہ اس مہتم بالشان فریضہ کی تاریخ اور فلسفہ نہایت خوبی سے قلمبند کیا ہے۔ ہر طرح کے اخراجات کرایہ۔ محصول۔ خورد و نوش منازل سفر کے نام اور قیام یہ تصنیف کار آمد معلومات کا گنجینہ ہے۔ تقطیع جیبی قیمت (عــہ)

پیغمبر اسلام } آنحضرت صلعم کی یہ مختصر سوانح عمری شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے حضرت مرزا جان جاناں صاحب شہید کی فرمائش پر ایسی جامع لکھی ہے۔ کہ کوئی ضروری بات باقی نہیں رہ گئی۔ کارخانہ ہذا نے عربی سے سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا ہے۔ جس میں ولادت رضاعت۔ اخلاق و آداب نبوت۔ ہجرت۔ معجزات۔ وفات۔ لباس ازواج مطہرات غلام کنیزیں۔ مویشی۔ سواری کے جانور۔ غرضکہ تمام ضروری معاملات کے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے (عــہ)

امہات المومنین } اسمیں رسول خدا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حرم محترم کے نام بنام صحیح حالات کے علاوہ تعدد ازدواج پر محققانہ اور منصفانہ بحثیں اور یورپین عالموں کے خیالات کی اکتب سات درج ہیں۔ قیمت .. .. .. (۶/)

خانہ آبادی } سر کانن ڈائل کے مشہور ناول کا اردو ترجمہ۔ راجہ محمد انفل خاں صاحب کے قلم سے قیمت مجلد دو روپے .. .. .. (عــہ)

دیوان کلیات نعتیہ سرور } یہ وہی سرور لاہوری ہیں۔ جنکی دلی آرزو روضہ اقدس صلعم کے سامنے جان دینے کی تھی۔ اور جو ہو بہو پوری ہو گئی۔ اس کلیات میں وہ حضوری غزلیات بھی شامل ہیں۔ جو آنحضرت صلعم کے روضہ اطہر کے سامنے لکھی گئی تھیں۔ حجم ۳۵۰ صفحات۔ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت .. .. (عــہ)

دیوان فیضی فیاضی } ملک الشعراء دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جس کے ایک ایک مصرعہ پر کئی کئی دن وجد رہا ہے۔ تصوف و معارف کا ایک دریا ہے۔ کہ امڈا چلا آ رہا ہے۔ بزبان فارسی۔ قیمت .. .. .. (عــہ)

خصائل و شمائل نبوی } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور وہ اخلاق و آداب جنہوں نے سراپا وحشت انسانوں کو آپ کا حلقہ بگوش بنا دیا تھا۔ انسان کے کیریکٹر کا معراج کمال اور حسن خلق کا نمونہ اس سے بہتر تو کیا اس سے کمتر بھی دنیا میں کم ہی نظر آئیگا (۵/)

رقعات عالمگیری اردو } یعنی ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہ ہندوستان کے فارسی خطوط کا سلیس اردو ترجمہ جس کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ قیمت .. .. .. (۸/)

اورنگ زیب عالمگیر } رحمۃ اللہ محمد اورنگ زیب بہادر شہنشاہ ہندوستان کے مختصر دلچسپ اور قابل دید حالات زندگی قیمت (۸/)

اکبر اعظم :- جلال الدین اکبر کی مختصر سوانح عمری اور اس کے نخر روزگار درباریوں کے حالات (۸/)

گلدستہ حکایات :- دلچسپ و نتیجہ خیز حکایات .. .. .. (۸/)

چہل حدیث مترجم اردو } حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قیمت دو آنہ (۲/)

سرشت } مصنفہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر پنجاب اسمیں انسان کی فطری عصمت پر ایک محققانہ نظر ڈالی ہے۔ قیمت (۴/)

ملنے کا پتہ:- مولوی فیروز الدین اینڈ سنز گورنمنٹ پرنٹرز پبلشرز اینڈ بک سیلرز لاہور

(اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب بی اے سب جج درجہ چہارم صدر شاہ پور

دعوای دیوانی نمبر ۴۴۲

پرسرام ولد سوبھا رام گلاٹی ساکن

بنام

اللہ یار ولد محمد یار آوان حال کوئٹہ محلہ غریب آباد

بر مکان ملک قاسم علی خاں سوداگر بیوپار لنگی فروش مدعا علیہ

دعوای ۔ ۱۰/۸۵

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی اللہ یار مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۸ ۱۱/۲۷ مقام صدر شاہ پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۱۲ ۱۰/۲۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ٭

(مہر عدالت ۔ دستخط حاکم)

(اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰۔ ضابطہ دیوانی)

باجلاس جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم مقام چونیاں مورخہ ۸ ۱۰/۲۷

کانشی رام ولد لکا مل قوم اروڑہ ساکن چونیاں مدعی

بنام

مہتاب ولد سادن قوم کمبو۔ ساکن موضع چک نمبر ۲/۴ تحصیل اوکاڑہ ۔ ضلع منٹگمری مدعا علیہ

دعوئے مبلغ ۵/۱۰ روپیہ

اشتہار بنام مہتاب ولد سادن قوم کمبو ساکن موضع چک ۲/۴ تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری مدعا علیہ۔

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں حسب درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر وہ مورخہ ۱۱/۲۷ کو بوقت دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا وکالتاً عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ مذکور میں نہ کریگا۔ تو اس کی عدم حاضری میں کارروائی حسب ضابطہ یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ تحریر ۸ ۱۰/۲۷ دستخط انگریزی

آج بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۸ ۱۰/۲۷

(اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

روبکار باجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن۔

مقدمہ دیوانی نمبر ۵۵۶ بابت ۱۹۲۷ء

گوپال سنگھ ولد سندر سنگھ قوم جٹ ساکن روڑیوالہ تحصیل ترنتارن مدعی

بنام

نور الدین ولد چوغطو قوم سقہ ساکن روڑیوالہ تحصیل ترنتارن مدعا علیہ

دعوےٰ

مبلغ ۱۰۰ روپے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نور دین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام نور دین مذکور زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر نور دین مذکور بتاریخ ۵۔ نومبر ۱۹۲۷ء بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۸۔ ماہ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ٭

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۳۔ اکتوبر۔ پنجاب کونسل کا دوسرا اجلاس جو ۲۲ جولائی کو بلا تعین تاریخ ملتوی کر دیا گیا تھا بحشتنبہ ۱۹۔ نومبر ۲ بجے بعد دوپہر دیوان کونسل لاہور میں شروع ہوگا۔

ڈاکٹر مونجی نے ایک اخباری نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا ہے۔ کہ جب تک گاؤکشی اور باجہ کے مسئلہ کو یکساں اہمیت دیجائیگی فرقہ وارانہ تنازعات کا مستقل طور پر رفع ہو جانا ناممکن ہے۔

پونہ ۲۔ اکتوبر۔ مجلس مقننہ بمبئی نے سیلاب زدہ علاقہ میں صرف کرنے کے لئے ایک کروڑ چون لاکھ آٹھ ہزار چار سو چھہتر روپیہ کی رقم میزانیہ میں بطور ضمنی مد کے منظور کی ہے۔

مدراس ۱۲ اکتوبر۔ آج کی شب ایک مسجد میں مسلمانوں کے دو فرقوں میں فساد ہو گیا۔ عین موقعہ پر ڈپٹی کمشنر پولیس اور پولیس کا ایک مضبوط دستہ پہنچ گیا۔ اور جھگڑا فساد ختم ہو گیا۔ ورنہ شہر میں بلوہ ہو جانیکا احتمال تھا۔ دونوں طرف سے متعدد مسلمان زخمی ہوئے ہیں۔

بمبئی ۹۔ اکتوبر۔ کل مسلمانان بمبئی کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں اس امر کے خلاف اظہار نفرت و حقارت کیا گیا۔ کہ بمبئی میں کتاب تحقیر رسول شائع کی گئی ہے۔ مولانا شوکت علی صاحب صدر جلسہ تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ ہم نہیں چاہتے کہ نہ اس بات کی اجازت دیں کہ ہندو منظم طور پر مسلمانوں کو قتل کر دیں اور نہ یہ روا رکھیں کہ مسلمان انتقام کے طور پر اپنے ہندو پڑوسیوں پر حملہ کریں۔ ہم امن و اتحاد کیلئے انتہائی کوشش کریں گے۔

کشن چند کے قتل و رائے زادہ تیرتھ رام پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں جو مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲-۱۴۶ تعزیرات ہند بخلاف حافظ محمود خاں۔ رب نواز خاں۔ قادر بخش۔ الٰہی بخش۔ حیات اللہ خان پہلوانجی کا بعدالت مسٹر ابراہیم سشن جج زیر سماعت تھا۔ آج عدالت نے اس کا فیصلہ سناتے ہوئے تمام ملزموں کو بری کر دیا۔

پٹوآکھالی۔ دسہرہ کے دن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس زائد پولیس کی ایک بڑی جمعیت لیکر یہاں پہونچے۔ اس دن سے اب سیتا اگرہی گرفتار نہیں کئے جاتے۔ گذشتہ ۸۔ اکتوبر کو جب سیتا اگرہی ممنوعہ مقام میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھے۔ تو مسلمانوں نے مزاحمت کی۔ لیکن ہندو نوجوانوں اور پولیس کے پہونچنے سے کوئی فساد نہ ہو سکا۔ اب سیتا اگرہی سہ باجہ گاجے کے ممنوعہ مقام سے گذرتے ہیں۔ اور اس دن سے پولیس نے کسی کو گرفتار نہیں کیا۔ (فری پریس)

لاہور ۱۴۔ اکتوبر۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ کے سامنے پنجاب انڈسٹریل بنک کے مقدمہ میں۔ مسٹر جی۔ ایم۔ چترجی آڈیٹر نے جنہیں حکومت کی طرف سے بنک مذکور کے حساب کی پڑتال کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ گواہی دی اور اپنی رپورٹ میں مسٹر کرم چند کے متعلق ڈیڑھ لاکھ روپے کا جعلی اندراج دکھایا۔

لاہور ۱۴۔ اکتوبر۔ آج مسٹر لیکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبار لائیٹ کے ایڈیٹر۔ پرنٹر کے خلاف فرد قرار داد جرم عائد کر دی۔

ناسک کے ایک ہندو وکیل مسٹر بی کے مارکری جنہوں اور ہندوؤں کیطرف سے حکومت کے خلاف دعوے دائر کرنے والے ہیں۔ بنائے دعوے یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ فوجی قربانیات کے لئے گائیں ذبح کرنے سے حکومت ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے اعلان کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ اور ہندوؤں کے دلوں کو مجروح کر رہی ہے۔ متعدد ہندو اور جین انجمنیں وکیل صاحب کی امداد پر آمادہ ہیں۔ مقدمہ کے لئے روپیہ فراہم ہو رہا ہے۔

میسور ۱۰۔ اکتوبر۔ آج کے اجلاس نمائندگان میں دیوان [illegible] کے مقابلہ میں ۹ [illegible] کی معمولی اکثریت سے مسودہ قانون امانت [illegible] مسترد کر دیا۔ اور مزدوروں کی [illegible] کے قانون کی متفقہ طور پر حمایت کی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کشمیر نے اپنی ریاست میں ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکیوں اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکوں کی شادی قانوناً ممنوع قرار دے دی ہے۔

مسٹر ہوم پہلوان زبسکو نے لاہور کے ایک پہلوان مسمی سراج الدین کو امریکہ آنے کی دعوت دی ہے۔ اور اس کے سفر خرچ۔ خوراک اور رہائش کا ذمہ لیا ہے۔ اس پہلوان کو امریکہ میں تین سال رہنا پڑے گا۔ اور زبسکو اُسے ساٹھ ہزار روپے دے گا۔

غیر ممالک کی خبریں

قاہرہ ۱۲۔ اکتوبر۔ روزنامہ المقطم کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ نشاط پاشا سفیر مصر متعینہ طہران۔ سابق صدر کابینہ وزارت کو وزارت خارجہ نے بحالی صحت کے لئے تین ماہ کی رخصت عطا کی ہے۔ اس کے بعد آپ شاہی خزانچی کے منصب جلیلہ کے امیدوار ہوں گے۔

لنڈن ۱۱۔ اکتوبر۔ تازہ ترین اعداد شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان میں بیکاروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ۳۔ اکتوبر کو بیکار افراد کی تعداد ۱۷۵۹،۰۰۰ تھی۔ گویا ماقبل ہفتہ سابق سے ۲۵،۷۸۵ افراد زیادہ بیکار ہوگئے ہیں۔

نیویارک ۱۱۔ اکتوبر۔ شنبہ کے روز ایک پُراسرار حادثہ بم واقعہ ہوا۔ جس کے صدمہ سے ۱۵ آدمی ہلاک ۱۲ زخمی ہوئے اور چار منزلہ عمارت تباہ ہو گئی۔ پولیس نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ یہ عمارت بم سازی کا کارخانہ ہوگا کیونکہ تہ خانہ سے ایک ادھیڑ شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ جسکا سر اڑ گیا تھا۔ غالباً یہ شخص انارکسٹ ہے۔

یروشلم ۱۲۔ اکتوبر۔ پچاس ہزار پونڈ کے سرمایہ سے جدہ میں ایک کمپنی قائم کیگئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ حجاز کے تمام شہروں میں موٹر سروس اور بجلی کا انتظام کیا جائے۔

لنڈن ۱۲۔ اکتوبر مسٹر رنگا آئر ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے مس میو کی کتاب موسومہ "مدر انڈیا" کے جواب میں ایک کتاب "فادر انڈیا" تصنیف کی ہے۔ جس کو بہت جلد میسرز سیلوین اینڈ بلاونٹ شائع کرنے والے ہیں۔

شہر میکسیکو ۱۱۔ اکتوبر۔ سرکاری صدر مقام سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتوار کے روز جو لڑائی مقام [illegible] ہوا۔ اس کے متعلق [illegible] اس میں باغیوں کو شکست فاش دیگئی۔ باغی لیڈر گومیس اور المید دونوں بھاگ گئے۔ جن کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسز ایڈتھ اینی ڈگلس ہملٹن ۱۷ لاکھ ۵۵ ہزار پونڈ چھوڑ گئی ہے۔ اس میں ۲۵ ہزار پونڈ ڈاکٹر اینی بیسنٹ کو تھیا صوفی کے پرچار کے لئے ملے گا۔

ٹوکیو ۱۲۔ اکتوبر۔ کوہ آتش فشاں "الیسٹاما" زبردست دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ اس میں سے بکثرت دھواں خارج ہو رہا ہے۔ اور دیہات میں سفید راکھ پھیل گئی۔ کاشتکار چھتری لگا کر کام کر رہے ہیں۔ تاکہ اس سفید راکھ سے بچ سکیں۔ جو کہ آتش فشاں پہاڑ سے ستر میل کے فاصلہ پر گر رہی ہے۔

۱۳۔ اکتوبر "پائنیر" اطلاع دیتا ہے۔ کہ پیرس میں بہت جلد ایک کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔ جس میں قرضہ جات عثمانی کے مالکان تمسکات اور جمہوریہ ترکی کے نمائندے شریک ہو کر اس قرضہ کی ادائیگی کی نسبت گفت و شنید کریں گے۔ جو حکومت ترکیہ کے ذمہ واجب الادا ہے۔

شنگھائی کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ "کربلا" نامی جہاز سے جو صبح کو انگلستان کیلئے روانہ ہوگا۔ مڈلسیکس۔ گرین ہوورڈس اور کیمرن ہائیلینڈرس کی فوجیں روانہ ہو جائیں گی۔

لنڈن ۱۲۔ اکتوبر۔ اب قطعی طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سر لیمنگ واشنگٹن ایونیز وزیر جنگ اور آپ کی بیوی ۱۸ نومبر کو مارسیلز سے متحدہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوں گے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

یہاں یوم کے معنے دن کے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دن تو سورج کے نکلنے اور چھپنے کا نام ہے۔ لیکن زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے سورج کہاں ہو سکتا تھا۔ سورج تو زمین و آسمان ــــــ کے کُرّوں میں سے ایک کُرّہ ہے۔

پس یہاں یَوْم بمعنے وقت ہے۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا۔ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قانون اور حکمت والے امور جاری ہیں +

اب سوال یہ ہے کہ چھ سے کیا مراد ہے۔ چھ سے مراد چھ دور ہیں۔ جو دُنیا پر آئے ہیں۔ چھ تغیرات کے بعد دُنیا تیار ہوئی۔ اس میں ارتقاء کا مسئلہ حل کیا ہے۔ جس کی چھوٹی سی شاخ حل کرنے پر اب یورپ فخر کر رہا ہے +

سِتَّةِ اَیَّامٍ سے مراد چھ مختلف زمانے ہیں۔ چھ دور ہیں۔ جو دنیا کی تیاری کے لئے آئے ہیں +

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ پھر قرار پایا عرش پر۔ یعنی دُنیا کی تیاری کے بعد زندگی پیدا ہوئی۔ انسان کو پیدا کیا۔ جس پر اپنی شریعت نازل کی۔ اُس پر اپنے احکام نازل کئے +

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا جسم کی ترقیات زمین سے ہوتی ہیں۔ جسم زمین سے پیدا ہوتا ہے اور زمین کی طرف ہی جاتا ہے۔ انسان کیا ہے کیا وہی نطفہ نہیں جو غذا سے تیار ہوتا ہے۔ اور غذا کیا ہے کیا وہی چیزیں نہیں جو غلّہ اور پھل وغیرہ ہیں۔ غلّہ اور پھل کہاں سے آتے ہیں۔ کیا وہ زمین سے تیار نہیں ہوتے۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ جسمانی طاقتوں کے نشوونما اور تنزّل کو جانتا ہے۔ اسی طرح روحانی طاقتوں کے نشوونما اور تنزّل کو بھی جانتا ہے۔ جسمانی طاقتوں کا کمال اور تنزّل اسی کی قدرت کے ماتحت ہے اور روحانی طاقتوں کا کمال اور تنزّل بھی اسی کے اختیار میں ہے +

وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وہ جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے۔ اور جو ردّی ہو کر اوپر چلا جاتا ہے +

وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ جہاں بھی تم ہو۔ اور جس حالت میں بھی ہو۔ خدا تمہاری مدد کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ دیکھتا ہے +

خدا تعالیٰ بدسے بدتر کو بھی اپنے انعامات سے حصّہ دے رہا ہے۔ چاہے خدا کو گالیاں دینے والے بھی ہوں۔ تب بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ دیکھو ان کمبختوں کو بھی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں۔ سورج کی روشنی پہنچ رہا ہے۔ ہوا بھی پہنچاتا ہے۔ پانی بھی اُن کے لئے ویسا ہی موجود ہے۔ جیسا دوسروں کے لئے +

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ سوال ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی خدا مدد کیوں کرتا ہے۔ فنا کیوں نہیں کر دیتا۔ فرمایا۔ اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔ سزا دینے میں جلدی وہ کرتا ہے جو سمجھتا ہے شاید مجرم بھاگ جائے۔ مگر خدا سے کوئی بھاگ کر کہاں جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ ڈھیل دیتا ہے تاکہ جو ہدایت پانا چاہیں۔ وہ ہدایت پا جائیں +

فرمایا ہماری تو آسمان و زمین میں بادشاہت ہے ہمارے ہاتھ سے یہ کہاں نکل سکتے ہیں۔ ہم جب چاہیں سزا دے سکتے ہیں۔ ہم تو ان کو اصلاح کا موقع دیتے ہیں جب باز نہ آئینگے تو سزا دیدینگے + بقیہ رکوع ۱۔ (۲۷ جولائی)

فرمایا۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ آسمان و زمین میں اُسی کی بادشاہت ہے۔ اُسی کا قانون چلتا ہے۔ انجیل دُعا سکھاتی ہے۔ اے خدا۔ جس طرح آسمان پر تیری بادشاہت ہے۔ اسی طرح زمین پر بھی ہو۔ لیکن قرآن کریم بتاتا ہے۔ زمین پر بھی اسی کی بادشاہت ہے۔ جب خدا تعالیٰ کوئی ارادہ کر لیتا ہے تو دنیوی حکومتیں بھی اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتیں اس کے ارادہ کو کوئی حکومت نہیں روک سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک عیسائی نے مقدمہ کیا۔ کہ مرزا صاحب نے میرے قتل کے لئے آدمی مقرر کیا تھا۔ اور اس پر شہادات پیش کیں۔ یہاں تک کہ خود اُس شخص کی زبان سے بھی اقرار کرا لیا۔ کہ اسے مارنے کے لئے مرزا صاحب نے بھیجا تھا۔ اس مقدمہ میں تمام ظاہری سامان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف موجود تھے۔ مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت اطلاع دے دی تھی کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے لیکن ہم تمہیں اس سے محفوظ رکھیں گے۔ اس بشارت کے تھوڑے عرصہ بعد ایک شخص آیا۔ جس نے بتایا کہ امرت سر سے وارنٹ جاری ہو گیا ہے۔ چنانچہ وارنٹ لکھا گیا۔ مگر بعد میں معلوم ہؤا۔ کہ امرت سر کی عدالت کو ایک حاکم نے کہا تمہیں وارنٹ جاری کرنیکا اختیار نہیں۔ ہاں گورداسپور سے جاری ہو سکتا ہے۔ گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر اس وقت ڈگلس صاحب تھے۔ ان کو اتنا تعصب تھا کہ جب گورداسپور آئے تو حضرت صاحب کے متعلق انہوں نے کہا۔ اس شخص کو ابھی تک گرفتار کیوں نہیں کیا گیا۔ یہ مسیح ہونے کا دعوےٰ کر کے عیسائیت کی ہتک کرتا ہے۔ مگر جب ان کے پاس مقدمہ آیا۔ تو خدا تعالیٰ نے ایسا تصرّف کیا۔ کہ انہوں نے وارنٹ کی بجائے سمن جاری کیا پھر جب حضرت صاحب عدالت میں گئے۔ تو کرسی پر بٹھایا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جس نے یہ تصور جمایا ہؤا تھا۔ کہ حضرت صاحب مجرموں کی طرح عدالت میں پیش ہونگے۔ وہ جب آیا۔ تو اس نے دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ڈپٹی کمشنر کے پہلو بہ پہلو کرسی پر بیٹھے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس نے بھی کرسی مانگی۔ تو ڈپٹی کمشنر نے انکار کر دیا۔ جب کرسی کے مانگنے پر زیادہ اصرار کیا۔ تو ڈپٹی کمشنر بڑے غصہ کے ساتھ کہا پیچھے ہٹ جاؤ اور مت بولو۔ خدا کی قدرت وہاں سے نکل کر جب باہر آیا تو ایک کمبل پر آکر بیٹھ گیا۔ مگر کمبل والے نے اپنا کمبل کھینچ لیا۔ اور کہا جو شخص ایک مسلمان کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے گواہی دینے آیا ہے میں اسے کمبل نہیں دے سکتا

غرض مقدمہ پیش ہوا۔ اس میں گواہ بھی پیش ہوئے۔ جو شخص ملزم تھا اس نے خود اقرار کر لیا۔ کہ مجھے مرزا صاحب نے قتل کے لئے بھیجا تھا۔ اسی طرح تمام ظاہری حالات ایسے خطرناک تھے کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچاؤ کی کوئی صورت نہ تھی۔ شہادتیں موجود تھیں۔ ملزم نے اپنے مُنہ سے صاف اقرار کر لیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر متعصب عیسائی تھا۔ مدعی عیسائی تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجیب نشان دکھایا۔ اُن دنوں ڈپٹی کمشنر کے ریڈر ایک غیر احمدی تھے جو اب تک غیر احمدی ہیں اور آجکل راولپنڈی میں ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ڈپٹی کمشنر حضرت صاحب کے مقدمہ کے متعلق شہادتیں لینے کے بعد بٹالہ سٹیشن پر تھا۔ ویٹنگ روم میں ٹھیرا ہُوا تھا۔ وہاں اسکی حالت عجیب تھی۔ کبھی نہایت گھبراہٹ کے ساتھ ٹہلنے لگ جاتا۔ کبھی کرسی پر بیٹھ جاتا۔ پھر اُٹھ کر ٹہلنے لگتا پھر کرسی پر آکر بیٹھ جاتا۔ عجیب حرکات کرتا تھا۔ آخر میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا مجھے اس وقت سخت گھبراہٹ ہے مرزا صاحب کے متعلق میرا دل کہتا ہے وہ بے قصور ہیں مگر شہادتیں سب ان کے خلاف ہیں۔ اب میں کیا کروں۔ ریڈر صاحب کہتے ہیں میں نے کہا یہ معمولی بات ہے آپ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بلا لیں وہ کوئی راہ سوچیں گے۔ چنانچہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بُلایا گیا۔ اس کو ڈپٹی کمشنر نے اپنی حالت بتائی۔ سپرنٹنڈنٹ نے کہا مقدمہ تو مجھے بھی جھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اسکی صحیح تحقیقات کے لئے یہ تجویز ہے کہ ملزم کو پادریوں کے قبضہ سے کسی طرح نکالا جائے۔ اور اسے علیحدہ کر کے پوچھا جائے تب شائد صحیح نتیجہ تک ہم پہنچ جائیں گے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اور ملزم کو علیحدہ کیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ نے اُسے پوچھا تم سچ سچ بتاؤ کیا معاملہ ہے تو وہ رو پڑا اور کہا مجھے پادریوں نے سکھایا تھا کہ تم یہ کہنا۔ اس لئے میں نے کہا۔ تب ڈپٹی کمشنر نے کہا۔ اب مجھے اطمینان ہُوا ہے اور اس نے حضرت کو بری کر دیا۔ یہ ڈپٹی کمشنر ڈگلس صاحب اب تک ولایت میں زندہ موجود ہیں میں جب ولایت گیا وہاں مجھے ملے تھے۔ انہوں نے میرے سامنے کہا کہ مجھے شروع سے یقین تھا۔ کہ ملزم جھوٹ بولتا ہے۔ اس لئے مجھے سخت گھبراہٹ تھی۔ کہ ادھر میں بے گناہ آدمی کو پکڑ رہا ہوں اور ادھر واقعات اس کے خلاف ہیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک صاحب جو ہوشیارپور کے ڈپٹی کمشنر تھے چھٹی لے کر ولایت آئے اور مجھ سے ملے میں نے ہندوستان کے حالات پوچھے تو انہوں نے کچھ حالات بیان کئے۔ اس کے بعد میں نے اُسے کہا۔ لو میں اپنی عمر کا نہایت عجیب اور عظیم الشان واقعہ سناتا ہوں اور میں نے اسے یہ واقعہ سنایا۔ اس میں میں نے یہ بھی ذکر کیا کہ میں نے مرزا صاحب جیسا وسیع الحوصلہ بھی کوئی نہیں دیکھا۔ باوجود اس کے کہ اُن پر ایک خطرناک جرم لگا کر انہیں خطرہ میں ڈالا گیا تھا۔ پھر بھی جب میں نے انہیں کہا کہ آپ ان پر اپنی ہتک کا دعوے کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہدیا کہ میں نہیں کرنا چاہتا +

ان واقعات سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کوئی نہیں اُسے روک سکتا۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو اس کو پتہ لگ جائے کہ اللہ تعالیٰ کیسے کیسے رنگ میں اس کے لئے اپنی قدرت نمائی فرماتا ہے کیونکہ تمام امور کا انجام خدا ہی کی طرف ہے +

وہ رات کو دن میں | يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ یعنی کبھی راتوں کو لمبا کر دیتا ہے اور کبھی دنوں کو اور وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے +

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ کا يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ اور يُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ مگر بات یہ ہے۔ رات اور دن سے مراد روحانی رات اور دن ہیں۔ یعنی جس طرح دن رات چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح قوموں کی روحانی زندگیاں بھی چھوٹی بڑی ہوتی رہتی ہیں۔ کسی قوم پر کبھی رات ہوتی ہے۔ کبھی دن۔ کبھی اس پر ترقی کا زمانہ ہوتا ہے کبھی تنزل کا زمانہ۔ آجکل مسلمانوں پر رات کا زمانہ ہے۔ وہ تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ انہیں سمجھ نہیں آتا کہ کونسی راہ اختیار کریں۔ حالانکہ انکے مقابل کی قومیں ترقی کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تمہارے دل کے خیالات تک کو جانتے ہیں۔ جیسے جیسے کسی قوم کے خیالات ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق ہم اُسکی مدد کرتے ہیں +

آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خرچ کرو اس سے جس کا تمہیں پہلوں کا جانشین بنایا ہے

پس جو تم میں سے ایمان لائیں گے اور خرچ کرینگے انکے لئے بڑا اجر ہو گا +

فرمایا۔ جب ہمارے پاس ایسی طاقتیں ہیں تو پھر تمہاری ترقی کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ تم ہماری بات مانو۔ اور ہمارے رسول کی بات مانو۔ اور اسلام کی ترقی کے لئے خرچ کرو۔ کیا تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ تمہیں پہلے لوگوں کے مال کا وارث بنایا گیا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ تم پہلوں کے مال کے وارث بن کر مال کو خرچ کر کے خدا کو راضی نہیں کر لیتے۔ تم تنزل میں گرے ہوئے سمجھتے ہو کہ کبھی ترقی نہیں کر سکو گے۔ لیکن کب کوئی قوم ایک حالت میں رہی ہے۔ ہم ایک قوم کو مٹا کر دوسری کو اس کا وارث کرتے ہیں۔ یورپین قوموں کو ہی دیکھ لو۔ کس قدر ترقی پر تھیں کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ ان پر تنزل کا زمانہ آسکتا ہے۔ مگر ان کے اندر بھی تنزل کے سامان موجود ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے یورپ کی ترقی کو دیکھ کر سر سید نے کہدیا تھا کہ سو سال کے اندر اسلام دنیا سے مٹ جائے گا۔ مگر آج معمولی معمولی مولوی اُٹھ کر کہہ دیتے ہیں۔ حکومت کی ہستی ہی کیا ہے۔ یہ جرأت بھی حکومت کے تنزل پر دلالت کرتی ہے یہ آثار بتاتے ہیں۔ کہ انحطاط کا زمانہ شروع ہو گیا ہے +

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو خدا کے احکام مانو۔ اور اس کی راہ میں مال خرچ کرو۔ اس کے بغیر تمہاری ترقی ناممکن ہے

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم خدا پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تم کو پکارتا ہے کہ تم خدا کی باتوں کو مانو۔ اور تم سے اس نے پختہ عہد لیا ہُوا ہے۔ اگر تم مومن ہو تو

تم نے بیعت کے وقت اقرار کیا تھا۔ کہ تم سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو گے۔
میرے نزدیک خلافت کا اگر کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو۔ تو بھی کم از کم ایک عظیم الشان فائدہ یہ ہے کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت اقرار کیا جاتا ہے کہ بیعت کنندہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دے گا۔ یوں تو ہر مسلمان نے اس بات پر بیعت کی ہوتی ہے۔ مگر جب تک خود تازہ عہد نہ کیا جائے۔ تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی۔ اور جوش نہیں پیدا ہوتا۔ مگر ایک احمدی کو جب یاد دلایا جائے۔ کہ دیکھو تم بیعت کے وقت کا اقرار یاد کرو تو اس کے اندر خاص جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے دل پر خاص اثر ہوتا ہے ✤

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ	وہی خدا ہے۔ جو اپنے بندے پر کھلی آیات اُتارتا ہے۔ تاکہ تاریکیوں سے نکال کر نور کیطرف

لے جائے۔ اللہ تعالیٰ تم پر شفقت کرتا بار بار رحم کرتا ہے ✤

فرمایا جن امور کو تم ابتلا سمجھتے ہو وہ درحقیقت نشان ہیں۔ جو تمہارے اندر علم۔ نور۔ عرفان پیدا کرتے ہیں۔ پس جن کو تم ابتلا سمجھتے ہو وہ درحقیقت تمہارے لئے رحمت ہیں۔ اور جن کو مصائب سمجھتے ہو وہ تمہارے لئے انعام ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ تو رؤف رحیم ہے۔ پھر کیا وہ مومنوں کے لئے رؤف رحیم نہ ہوگا ✤
یہ آیات گو صحابہ کرام رضؓ کو مخاطب کر کے کہی گئی ہیں مگر ایک ایک لفظ تم پر چسپاں ہوتا ہے ✤

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۠	اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا کی راہ میں اموال خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان و زمین کی میراث اللہ کی ہے تم میں سے وہ جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا۔ اور جنگ کی۔ برابر نہیں۔ یہی ہیں جو درجوں میں اُن لوگوں سے بڑے

ہیں جنہوں نے بعد میں خرچ کیا۔ اور لڑے۔ اور ہر ایک سے خدا نے اچھا وعدہ کیا ہے اور خدا تمہارے اعمال سے واقف ہے ✤

فرمایا۔ خدا کے رستہ میں تم اموال نہیں خرچ کرتے۔ حالانکہ یہ مال اللہ تعالےٰ نے دیئے ہیں۔ دُنیا کی حکومتوں کو خوش کرنے کے لئے اموال خرچ کرتے ہو۔ مگر جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال آتا ہے تو پھر پیچھے ہٹ جاتے ہو۔ پچھلے دنوں ایک احمدی نے ایک بڑے آدمی کو تحریک کی۔ تو اُس نے کہا ابھی میرے پاس گنجائش نہیں۔ مگر چند دن بعد اس نے لفٹنٹ گورنر کو کئی ہزار روپیہ دیا ✤

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ہماری راہ میں نہ خرچ کرنے والو۔ تم دنیوی گورنمنٹوں کو خوش کرنے کے لئے اموال خرچ کر دیتے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے سب سے بڑی گورنمنٹ ہماری ہے جس کے ماتحت یہ تمام حکومتیں ہیں۔ ہم جب چاہیں ان کو مٹا سکتے ہیں۔ تم بھی دو گے تو سہی مگر اُس وقت دو گے جب بادشاہ اور اُمراء دین میں داخل ہو جائیں گے۔ اسلام غالب آ جائے گا۔ چونکہ یہ فتح غریبوں کے اموال سے ہوگی۔ اس لئے وہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے جو فتح سے پہلے خرچ کرتے ہیں۔ ان سے جو فتح کے بعد کریں۔ یہ ایسی ہی بات ہے جب ہماری جماعت دُنیا میں غالب آ جائے۔ بادشاہ سلسلہ میں داخل ہو جائیں۔ اُس وقت بڑے بڑے مالدار لوگ آ کر کہیں۔ اب ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ مرزا صاحب سچے تھے۔ اب ہم سے بیشک روپیہ لو۔ اور دین کے لئے خرچ کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کا وہ درجہ نہیں ہوگا۔ جو پہلوں کا ہے۔ ہاں انکے ایمانوں کو بھی ضائع نہیں کیا جائے گا۔ جنہوں نے مشکلات کے زمانہ میں اسلام کی مدد کی۔ وہ کنگال خدا کی نظر میں کروڑوں کروڑ اور اربوں ارب روپیہ رکھنے والوں سے زیادہ معزز ہیں۔ جنہوں نے نبی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اقرار کیا کہ ہم سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کریں گے۔ اور ایسا ہی اُنھوں نے کیا۔

سورۃ الحدید رکوع دوم

(۱۰ جولائی ۲۷ء)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۚ	جو لوگ بھی اللہ کے لئے نیک اعمال بجا لاتے ہیں ان کے اعمال کو اللہ بڑھائیگا

اور ان کو بابرکت کرے گا ✤
قرض کے معنے کاٹ دینے کے ہیں۔ عربی زبان کے محاورہ میں بولتے ہیں فلا اقرض فلان۔ اس نے اچھے اعمال کئے۔ زندگی کا زمانہ اچھی طرح سے گذارا۔ قرض قطع نظر اس کے کہ دوسرے کو حاجت ہو یا نہ ہو مطلق دے دینے کو کہتے ہیں کیونکہ قرض کے معنے کاٹ دینے کے ہیں ✤
فرمایا۔ ایسے اعمال جو اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کے لئے کئے جائیں کبھی ضائع نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔ باقی اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے لئے جو اعمال کئے جاتے ہیں وہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ ایک تو اس طرح کہ انسان کو اور زیادہ نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ ہر نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے دوسرے اس طرح کہ مرنے کے بعد بھی وہ اعمال ترقی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقیات کے لئے قانون بنایا ہے کہ انسان مرنیکے بعد تنزل کی طرف نہیں جاتا۔ قبض اور بسط کا سلسلہ اس دنیا تک ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگلے جہان میں یہ سلسلہ نہیں ہوگا۔ وہاں مومن جہنمی لوگوں سے ہزارہا سال آگے نکل جائیں گے۔ اتنا فاصلہ آگے بڑھ جائینگے کہ اس جہان میں اُس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے ✤

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ	اس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہوگا

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

انکے سامنے سے اور انکی دائیں طرف سے۔ ان کو کہا جائیگا تم کو آج بشارت دی جاتی ہے کہ تمہارے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ تم اُن میں ہمیشہ رہو گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے +

یہ عجیب مسئلہ ہے جسے مابعد الموت کے متعلق بلکہ اس زندگی کے متعلق بھی قرآن کریم نے بیان کیا ہے +

فرماتا ہے مومن مردوں اور عورتوں کے آگے نور چلتا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا نور کوئی مادی چیز ہے۔ کیا اس سے مُراد کوئی لمپ ہے۔ جو آگے آگے ہوگا در اصل اس کی حقیقت کو لوگوں نے سمجھا نہیں۔ نور سے مُراد عرفان کا نور ہے۔ اور خدا کی رضا جوئی کی قابلیت ہے۔ جیسے دوسری جگہ بھی فرمایا کہ مومن کو اس دنیا میں ایسا نور دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ لوگوں میں چلتا ہے۔ اب دیکھنا چاہئیے کہ اس دُنیا میں اس نور کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ جو یہاں کیفیت ہے اسی کے مشابہ اگلے جہاں میں ہوگی۔ نور کوئی مادی چیز نہیں۔ بلکہ اُس سے مُراد عرفان کا نور ہے۔ یعنی مومن کو اس دُنیا میں ایسی قوت اور عرفان ملتا ہے کہ وہ عرفان صرف اس کی ذات تک محدود نہیں ہوتا۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ مومن کی زندگی۔ اس کی حرکات۔ سکنات۔ نظر اور چہرہ ایسی کشش رکھتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ جھوٹا نہیں۔ اس کے چہرہ سے ایسی شعاعیں نکلتی ہیں جو لوگوں کے قلوب پر تصرف کرتی ہیں۔ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ ان کے لئے بڑی دلیل یہی ہوتی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ راستبازوں کا چہرہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی دلیل یہ ہے کہ آپ کا چہرہ جھوٹوں والا نہیں۔ ایک دفعہ منشی روڑے خان صاحب مرحوم نے ایک مولوی صاحب کو کہا۔ اوّل تو مرزا صاحب کی ہزاروں پیشگوئیاں ایسی ہیں جو پوری ہوئی ہیں۔ اگر تم ایک دو کو غلط کہتے ہو تو کیا ہو گیا۔ لیکن اگر تم یہ بھی کہدو کہ مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی بھی پُوری نہیں ہوئی۔ تب بھی میں تمہیں جھوٹا سمجھونگا۔ اور مرزا صاحب کو سچا۔ کیونکہ مَیں نے مرزا صاحب کو دیکھا ہے ان کا چہرہ جھوٹوں والا نہیں تھا +

یہ جو فرمایا کہ ان کے آگے اور دائیں طرف نور دوڑ رہا ہوگا۔ یہ اس لئے کہ بہترین ذریعہ اثر کا چہرہ ہوتا ہے یا دائیں طرف۔ روحانیت رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ دائیں طرف اور بائیں طرف میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ دائیں طرف سے زیادہ انوار نکلتے ہیں۔ جن کا لوگوں کے قلوب پر زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اہل اللہ کی مجلس میں بیٹھنے والے لوگ خاص اثر محسوس کرتے ہیں۔ لاہور میں ایک ہندو مسمریزم کا ماہر تھا۔ اس کا دعوے تھا جو چاہوں کسی سے کرا سکتا ہوں۔ اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ گاڑی پر بیٹھا ہُوا تھا۔ ایک شخص گاڑی کے ساتھ چل رہا تھا اس پر اس نے توجہ کی تو وہ گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگنے لگ گیا۔ ایک احمدی دوست بیان کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ حضرت اقدس سے درخواست کیا کرتا۔ کہ جو نئی کتاب آپ تصنیف کریں۔ مجھے ضرور بھیج دیا کریں۔ میں نے اس سے پُوچھا یہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا میرا قصہ عجیب ہے۔ میں مرزا صاحب کو ولی اللہ مانتا ہوں۔ میں ایک دفعہ برات کے موقعہ پر قادیان گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ مرزا صاحب پر مسمریزم کرکے ان سے ایسی حرکات کراؤں جن سے ان کا پول کھل جائے۔ اس ارادہ پر میں مرزا صاحب کی مجلس میں آیا۔ اور توجہ شروع کی۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد میرا سانس رُکنے لگا۔ مَیں نے سمجھا کہ شائد ان کے اندر بھی توجہ کا مادہ ہے۔ اس لئے مَیں نے پھر زیادہ زور سے توجہ شروع کی۔ اس پر پہلے سے بھی زیادہ میرا سانس رُکنے لگا۔ مَیں نے پھر زیادہ زور لگایا۔ تو مَیں نے دیکھا کہ مرزا صاحب کے دائیں اور بائیں طرف دو شیر ہیں جو مجھ پر حملہ آور ہونے لگے ہیں۔ تب میں اس قدر خوف زدہ ہُوا کہ اس مجلس سے اُٹھ کر بھاگ گیا۔ اس دوست نے بتایا کہ جس وقت اُس نے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس وقت کئی ہندو پاس موجود تھے۔ بعض نے کہا شائد مرزا صاحب تم سے زیادہ مسمریزم جانتے ہوں۔ اُس نے کہا یہ بات بھی نہ تھی۔ کیونکہ مرزا صاحب اس وقت باتیں کر رہے تھے۔ میری طرف متوجہ نہ تھے۔ اور مسمریزم کے لئے متوجہ ہونا ضروری ہے۔ تو روحانی لوگوں کے چہرہ اور دائیں طرف سے خصوصیت کے ساتھ شعاعیں نکلتی ہیں۔ جن کا اثر دور دُور تک چلا جاتا ہے +

یہ جو فرمایا یَسْعٰی کہ دوڑتا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دُور دُور تک اس کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میری ۲-۲ ماہ کی مسافت تک رعب کے ساتھ نصرت کی گئی ہے۔ یعنی دو ماہ کی مسافت تک آپ کے نور کی شعاعیں اثر کرتی تھیں۔ یہ شعاعیں اپنے اپنے نور کے مطابق ہوتی۔ اور اثر کرتی ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے بعض کے چہرے ایسے روشن ہونگے کہ سورج بھی ان کے سامنے مات ہوگا۔ یہ در حقیقت استعارے ہیں جن کو لوگوں نے ظاہر پر محمول کر لیا ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ بعض مومنوں کے اندر سے ایسی شعاعیں نکلتی ہونگی جو دُور دُور تک اثر کرینگی +

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں کو کہینگے ہماری طرف بھی توجہ کرو۔ ہم کو بھی موقعہ دو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اور فائدہ اُٹھائیں تو انہیں کہا جائیگا لوٹ جاؤ پیچھے۔ اور نور کو ڈھونڈو۔ پھر ایک دیوار کھینچی جائے گی۔ جس کے لئے ایک دروازہ ہوگا۔ اسکے باطن میں رحمت ہوگی۔ اور اس کا ظاہر جو ہوگا۔ اس کے سامنے سے عذاب ہوگا۔ منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے۔ کہ ہمیں بھی نور دو۔ تاکہ ہم بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں۔ (مومن کہیں گے) یہ نور جب تک دُنیا سے ساتھ نہ آئے۔ اس وقت تک فائدہ نہیں دے سکتا +

اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ وہی نور ہے جو دُنیا میں ملتا ہے یعنی روحانیت کی شعاعیں۔ منافق مرد اور عورتیں جب دُنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے متاثر نہیں ہوئے تھے۔ تو اس وقت کیا حاصل کرینگے۔ مگر وہاں سچائی کُھل جانے پر وہ کہیں گے کہ ہم بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کو کہا جائیگا۔ اب ہدایت کا زمانہ گذر چکا۔ اب جزا کا زمانہ شروع ہے۔ اور ان کو کہا جائے گا۔ جاؤ پیچھے دنیا میں۔ وہاں سے نور لے کر آؤ +